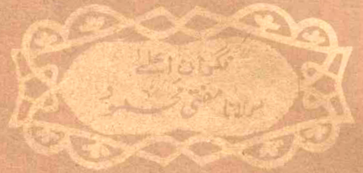
ہفت روزہ
ترجمانِ اسلام
لاہور



21/50

حافظ محمد

شریعت بنچ کو تحفظ دیا جائے
قائدِ جمعیّت نے فرمایا، ص ۲

بی بی سی۔ برطانوی روزنامے ٹائمز کا اداریہ۔ عورت کا شرعی مقام کیا ہے؟ حالات و واقعات۔ وزیر بلدیات کا دورہ لاہور۔ محمد زماں خاں اچکزئی کی خدمت مفتی صاحب کی تلقین۔ شہر شہر سے۔ حالات حاضرہ پر اداریہ۔ اور طلباء کی سرگرمیاں،



۱۵ دسمبر سے ۳۱ دسمبر ۱۹۷۹ء | قیمت: ایک روپیہ | شمارہ نمبر ۵۰

قائد جمعیت فرماتے ہیں

ایک ماہ کے اندر اندر

مجھے یہ معلوم کر کے نہایت ہی افسوس اور دکھ ہوا کہ جمعیۃ علمائے اسلام کے آرگن ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور کے ایجنسی ہولڈروں اور ایجنٹوں کی طرف ہزاروں روپیہ ادارہ ترجمان اسلام کا بقایا ہے۔

غضب بالائے غضب یہ کہ اکثر [illegible] ایجنسی ہولڈروں کا تعلق جمعیۃ علمائے اسلام سے ہے بلکہ [illegible] اور عہدیدار حضرات کے نام پر جاتا [illegible] کرتے ہیں، فروخت بھی کرتے [illegible] ارسال نہیں کرتے اور اس طرح سے ہزاروں روپیہ ان کرم فرماؤں کی طرف ادارے کا واجب الوصول [illegible]

اس سلسلے میں جماعتی احباب کو سوچنا چاہیے کہ کیا کوئی ادارہ اس طرح سے اپنے وجود کو برقرار رکھ سکتا ہے کہ ہزاروں روپیہ اس کا ایسے حضرات کی طرف ہو جو زبان سے اس کی خیر خواہی کا دعویٰ کرتے ہوں اور اسے روبہ ترقی دیکھنا چاہتے ہوں۔

عجیب بات ہے کہ جمعیت سے وابستہ حضرات اس معاملے میں مسلسل غفلت اور تساہل سے کام لے رہے ہیں حالانکہ انہیں معلوم ہے کہ ترجمان اسلام کوئی کاروباری پرچہ نہیں ہے اور نہ ہی یہ ادارہ کوئی کمرشل ادارہ ہے۔ یہ خالص جماعتی اور رفاہی و دینی ادارہ ہے اس کے ساتھ [illegible] ہمارا آپ سب کا دینی و ملی فریضہ ہے اس [illegible] اور گرانی کے دور میں پرچہ کی قیمت بھی صرف ایک روپیہ ہے جو میرے خیال میں شاید ہی کسی پرچہ کی ہو وہ بھی ادا نہ کی جائے تو سخت حیرت کا مقام ہے۔ میں نے اب مدیر ترجمان اسلام سے کہا ہے کہ پرچہ کے کچھ صفحات میں اضافہ کر کے پچاس پیسے مزید قیمت بڑھا دی جائے۔

ادارے کی طرف سے ایک نمائندہ مزید رکھا گیا ہے جمعیۃ کے اراکین کو چاہیے کہ وہ ترجمان اسلام کی توسیع اشاعت اور بقایاجات کی ادائیگی وصولی کے سلسلے میں ان سے بھرپور تعاون کریں۔

میں نے اس سے قبل چند ماہ پیشتر آپ حضرات سے اپیل کی تھی کہ ادارہ کے بقایاجات جلد ادا کر دیئے جائیں اس کے نتیجے میں کچھ بہتر ہوا تھا اور عمل ہوا تھا مگر وہ میری توقعات پر پوری نہیں اتری اور اس کے بعد بھی [illegible] ترجمان کے ایجنٹوں سے پائی جس پر یہ خرابیاں [illegible] چلے آ رہے ہیں۔

اب میں جمعیۃ علماء اسلام سے وابستہ حضرات کو بالعموم اور جمعیت کے ذمہ دار و عہدیدار حضرات سے بالخصوص یہ اپیل کرتا ہوں کہ وہ ایک ماہ کے اندر اندر ادارہ ترجمان اسلام کے بقایاجات ادا کر دیں۔ اگر یہ خود ادارہ ترجمان کے ایجنٹ ہیں تو جلد از جلد میرے نام سے ادارہ ترجمان اسلام کے پتہ پر رقم ارسال کریں اور اگر وہ خود ایجنٹ نہیں ہیں تو ایجنٹ حضرات سے فوراً رابطہ قائم کریں۔ اور بقایاجات وصول کر کے دفتر کو ارسال کریں۔

رفقاء جمعیت کو میں یہ بھی ہدایت کرتا ہوں کہ جہاں جہاں کوئی ایجنٹ کوتاہی کرتا ہوا محسوس کریں اسے اپنی ذمہ داری پر فوراً تبدیل کریں اور اس سے ہر صورت میں سابقہ بقایا وصول کریں۔ شہری جمعیت اور ضلعی جمعیۃ کے امیر اور ناظم عمومی کو خاص طور پر اس طرف توجہ کرنی چاہیے۔

ترجمان اسلام کی شہر شہر اور قریہ قریہ ایجنسیاں قائم کرنے کی بھی کوشش کریں اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو خریدار بھی بنائیں تاکہ پرچہ کی اشاعت میں معتدبہ اضافہ ہو یہ پروپیگنڈے اور نشر و اشاعت کا دور ہے ہمیں اس سلسلے میں لاپرواہی سے کام نہیں لینا چاہیے۔

میں ایک مرتبہ پھر ہدایت کرتا ہوں کہ جمعیت کے ذمہ دار حضرات اس طرف مکمل توجہ کریں تاکہ ایک ماہ کے اندر اندر ادارے کی تمام رقوم وصول ہو جائیں ایک ماہ بعد میں انشاء اللہ بقایاجات کا گوشوارہ دیکھ کر اندازہ کروں گا کہ جماعتی رفقاء نے کیا کوشش کی ہے اور میری اپیل کا ان پر کیا اثر ہوا ہے۔

(مولانا مفتی محمود صاحب)

ناظم عمومی جمعیۃ علمائے اسلام کل پاکستان نگران اعلیٰ

ہفت روزہ ترجمان اسلام لاہور

اپنے وسائل پر بھروسہ

امریکی مرکز میں امریکہ چین اور روس تعلقات کی تکون اور جنوبی ایشیا کے موضوع پر مذاکرہ میں حصہ لیتے ہوئے معروف امریکی پروفیسر ڈاکٹر ڈیوڈ ہنٹن نے پاکستان کو مشورہ دیا ہے کہ وہ اپنے مفادات کی حفاظت کے لیئے اپنے وسائل پر بھروسہ کرے کیونکہ ۱۹۷۱ء کی پاک بھارت جنگ کے بعد تبدیل شدہ صورت حال میں امریکہ پاکستان کو پہلے جیسا حلیف تصور نہیں کرتا۔ کیونکہ جنوبی ایشیا میں ایٹمی پھیلاؤ کو روکنے کے سوا امریکہ کے کوئی خصوصی مفادات نہیں ہیں۔

پروفیسر مذکور نے بڑے واضح الفاظ میں کہا ہے کہ امریکہ پاکستان کو پہلے جیسا حلیف تصور نہیں کرتا۔ سوال یہ ہے کہ جب امریکہ پاکستان کو واقعی حلیف سمجھتا تھا اس وقت امریکہ نے کونسا حق دوستی ادا کیا تھا۔ ۷۱ء کی جنگ کے بعد اگر حالات میں تبدیلی آئی ہے اور امریکہ کے پہلے سے مفادات نہیں رہے تو کیا پروفیسر صاحب بتا سکتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء کی پاک بھارت جنگ میں امریکہ نے اپنے حلیف سے کس قسم کا تعاون کیا تھا۔؟

ساری دنیا جانتی ہے کہ امریکہ ہمیشہ سے پاکستان کو فریب وعدوں پر ٹالتا رہا ہے اور جب کبھی بھی پاکستان پر کڑا وقت پڑا ہے۔ امریکہ نے زبانی بیانات کے سوا اپنے حلیف کی ذرہ بھر بھی امداد نہیں کی۔

جہاں تک جنوبی ایشیا سے ایٹمی پھیلاؤ کو روکنے کے امریکی مفاد کی بات ہے تو اس میں بھی امریکہ نے جانب داری سے کام لیا ہے چاہیئے تو یہ تھا کہ امریکہ اپنے حلیف کی طرفداری کرتا اس کے برعکس امریکہ نے ری پروسیسنگ پلانٹ کے مسئلہ پر وہ طوفان بدتمیزی برپا کیا کہ رہے نام سائیں کا جبکہ بھارت اس سے قبل ہی ایٹمی طاقت بن چکا ہے جو امریکہ کا باقاعدہ حلیف بھی نہیں ہے۔

رہی یہ بات کہ پاکستان کو اپنے وسائل پر بھروسہ کرنا چاہیئے اور اپنے وسائل سے اپنے مفادات کی حفاظت کرنا چاہیئے سو اس میں کوئی شک نہیں۔ ہمیشہ وہی قومیں ترقی کی پر گامزن ہوتی ہیں اور پھلتی پھولتی ہیں جو اپنے قوت بازو پر بھروسہ کرتی ہیں۔ اور اپنے تحفظ کے لیے اپنے ہی وسائل کو بروئے کار لاتی ہیں۔ لیکن ہماری سب سے بڑی بد قسمتی یہی ہے۔ کہ ہم نے اپنی محنت سے اپنے وسائل پیدا کرنے کی بجائے ہمیشہ دوسروں پر اعتماد کیا اور ہر دور میں دریوزہ گری کرتے رہے اور اسی لیے ہم ساری دنیا میں ذلیل و رسوا ہوتے رہے اگر آج بھی ہم اپنے وسائل کو بروئے کار لا کر کام کرنے کا تہیہ کر لیں تو خداوند قدوس کی مدد بھی ہمارے شامل حال ہوگی اور ہم بہت جلد رسوائی کی موجودہ دلدل سے نکلنے میں کامیاب ہوجائیں گے۔

مقام افسوس ہے کہ ہم بڑیں مارتے رہے ہیں اور ڈینگیں ہانکتے رہتے ہیں مگر کرتے کچھ نہیں۔ یوں تو ہم سب سے بڑے محب وطن ہیں لیکن ہمارا ہر قدم وطن کے مفادات کے خلاف اٹھتا ہے اور معمولی ذاتی مفادات کے لیے ملک وقوم کے بڑے سے بڑے مفاد کو داؤ پر لگا دیتے ہیں۔

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال خود اپنی حالت بدلنے کا

اکرام القادری



جلد نمبر ۲۱ شمارہ نمبر ۵۰
جمعۃ المبارک ۱۵ دسمبر ۷۸ء ۱۴ محرم ۹۹ھ

سرپرست
مولانا عبیداللہ انور
مدیر
اکرام القادری
مدیر معاون
عمیر الہاشمی

بدل اشتراک
سالانہ
۴۵ — روپے
ششماہی
۲۳ — روپے
سہ ماہی — ۵۰/۱۱ روپے

فی پرچہ
قیمت ایک روپیہ

ترجمان
جمعیۃ علماء اسلام پاکستان

پبلشر مولانا عبیداللہ انور ۔ لاہور

شریعت بنچ کو آئینی تحفظ دیا جائے

تہمت کی سزا بھی نافذ کی جائے، تحفظ آزادی عقیدہ کا مسودہ اسلامی کونسل نے مسترد کر دیا تھا

اسلامی نظریاتی کونسل کے رکن دارالعلوم کراچی کے نائب مہتمم اور ممتاز عالم دین محمد تقی عثمانی نے آج یہاں مندرجہ ذیل بیان جاری کیا ہے: ۱۲ محرم الحرام کو صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے جن اقدامات کا اعلان کیا ہے وہ بحیثیت مجموعی پورے ملک کے لئے نہایت امید افزا اور مسرت انگیز ہیں اور اگر ۱۲ ربیع الاول تک ان اقدامات پر صحیح طریقے سے عمل ہو گیا تو انشاء اللہ یہ ملک میں اسلامی شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں ایک اہم پیش رفت ثابت ہوں گے، اس سے ملک کی فضاء پر خوشگوار اثرات مرتب ہوں گے اور اسلامی طرز زندگی کی تعمیر میں مدد ملے گی اس لحاظ سے یہ اعلان قیام پاکستان کے بعد ایک تاریخی اعلان ہے جس سے تیس سال کے بعد ملک نے وہ سمت اختیار کی ہے جس کے لئے وہ معرض وجود میں آیا تھا۔ البتہ ان اقدامات میں چند امور قابل اصلاح باقی رہ گئے ہیں جن کی طرف حکومت کو فوری توجہ دینے کی ضرورت ہے ورنہ ان اہم تاریخی اعلانات کے خاطر خواہ فوائد ظاہر نہیں ہو سکیں گے۔

(۱) سب سے پہلی بات تو یہ ہے کہ شریعت بنچ کا قیام اور اعلیٰ عدالتوں کو منافی قرآن سنت قوانین منسوخ کرنے کا جو اختیار دیا گیا ہے اس کو دستوری تحفظ دینے کے لئے آئین کا جزو بننا چاہیئے۔ اسلامی نظریاتی کونسل نے اس سلسلے میں آئینی ترمیم کی سفارش کی تھی۔ (۲) موجودہ صدارتی حکم میں مسلم پرسنل لاء اور ضابطے کے قوانین کو شریعت بنچ کے دائرہ اختیار سے باہر اور اس حکم سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ مسلم پرسنل لاء سے متعلق جو قوانین قرآن و سنت کے خلاف نافذ ہیں یا آئندہ نافذ ہوں۔ شریعت بنچ کے ذریعہ انہیں کالعدم قرار نہیں دیا جا سکے۔ حالانکہ اگر ایک اسلامی ملک میں مسلمانوں کے پرسنل لاء کو بھی موافق شریعت ہونے کا تحفظ حاصل نہ ہو تو یہ انتہائی افسوسناک، بلکہ شرمناک بات ہوگی قوانین کے اس حصے کو مستثنیٰ رکھنے کی نہ تو کوئی معقول وجہ موجود ہے اور نہ ان کو شریعت بنچ کے دائرہ اختیار میں رکھنے سے کوئی عملی دشواری پیدا ہوتی ہے۔ اسی طرح موجودہ نظام عدل میں حصول انصاف کے سلسلے میں جو دشواریاں پیش آتی ہیں ان کی ایک بڑی وجہ ہمارے عدالتی ضابطہ کا پیچیدہ طریق کار ہے لہٰذا ان کو مستثنیٰ رکھنا بھی ناقابل فہم ہے۔

۳۔ صدارتی اعلان میں مالیاتی قوانین کو شریعت بنچ کے دائرہ اختیار سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے۔ اور جب تک ملک میں غیر سودی نظام معیشت نافذ نہ ہو جائے اس وقت تک یہ استثناء ایک مجبوری ہے۔ لیکن ان قوانین کو بالکل مستثنیٰ رکھنے کی بجائے صرف اتنی مدت تک مستثنیٰ رکھنا چاہیئے تھا۔ جب تک ملک میں غیر سودی معیشت نافذ ہو۔ چنانچہ اسلامی نظریاتی کونسل نے جو سفارش پیش کی تھی اس میں ماہرین معاشیات اور بینکرز کے مشورے سے استثناء کی مدت ڈیڑھ سال تجویز کی گئی تھی اس مدت میں حسب ضرورت اضافہ تو کیا جا سکتا تھا لیکن کسی مدت تعین کے بغیر ان قوانین کو تحفظ دینے سے سود کے غیر معینہ مدت تک باقی رہنے کی گنجائش نکل سکتی ہے لہٰذا اس سلسلے میں موزوں مدت کا تعین ضروری ہے۔

(۴) چونکہ شریعت بنچ کا کام قرآن و سنت کے احکام کی تشریح و تعبیر ہوگا۔ اس لئے یہ بات انتہائی ضروری تھی کہ اس بنچ میں موجودہ جج صاحبان کے علاوہ ایسے مستند علماء فقہاء کو بھی شامل کیا جاتا جن کی عمریں قرآن و سنت کے علوم کی خدمت میں گذری ہیں اور جو قرآن و سنت کی تشریح و تعبیر کے اہل ہیں۔ لیکن موجودہ صدارتی اعلان میں بنچ کے اندر کسی عالم دین کو شامل نہیں کیا گیا۔ علماء کا ایک مشاورتی پینل ضرور مقرر کیا گیا ہے۔ لیکن اس کی حیثیت فیصلہ کن نہیں۔ بلکہ محض مشاورتی ہے اس کی وجہ سے خطرہ ہے کہ یہ شریعت بنچ وہ عام اعتماد حاصل نہ کر سکے جو اس کے لئے بے حد ناگزیر ہے۔ لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ اس حکم کے نفاذ کے وقت ان بنچوں میں ان علماء کو شامل کرے تاکہ قرآن و سنت کے احکام کی کما حقہ وضاحت کے بارے میں امت کو اعتماد ہو سکے۔

(۵) ۱۲ ربیع الاول سے بعض حدود شرعیہ کے نفاذ کا ملک بھر میں خیر مقدم کیا گیا ہے اور ان کے نفاذ سے ملک کو بے شمار مادی و روحانی فوائد حاصل ہوں گے۔ لیکن اس سلسلے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ اسلامی نظریاتی کونسل نے حدود شرعیہ سے متعلق جو مسودات قانون مرتب کئے ہیں ان میں قذف (زنا کی تہمت) کی سزا کا مسودہ بھی شامل ہے۔ موجودہ اعلان میں اس کا ذکر نہیں ہے حالانکہ سزائے زنا کے نفاذ کا لازمی تقاضا یہ ہے کہ اس قانون کو بھی اس کے ساتھ نافذ کیا جائے لہٰذا حکومت کو چاہیئے کہ وہ ۱۲ ربیع الاول کو دوسرے قوانین کے ساتھ اس کو بھی ضرور نافذ کرے

(۶) اعلان میں تحفظ آزادی عقیدہ کے نام سے ایک

باقی صـ۲۳ پر

آئندہ زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق بسر کرنے کا عہد کریں

قائدِ محترم مفتی محمود کی تلقین

جمعیۃ علماء اسلام لاہور سے ایک آٹھ رکنی وفد حضرت مولانا محمد اجمل خاں صاحب ناظم مرکزی جمعیۃ علماء اسلام کی قیادت میں ۱۲ نومبر ۱۹۷۸ء کو راولپنڈی گیا۔ اس وفد میں قائد وفد کے علاوہ میاں محمد حنیف قائمقام امیر جمعیۃ لاہور، مولانا مخدوم منظور احمد نائب امیر لاہور، حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ اور حافظ غلام مرتضیٰ ناظمان جمعیۃ لاہور، میاں عبدالرحمٰن ناظم نشریات، مولانا عبدالحی اعوان سالار اعظم اور احقر مدیر خدام الدین لاہور جنرل سیکرٹری لاہور جمعیۃ شامل تھے۔ وفد کا مقصد قائد محترم مولانا مفتی محمود سے ملاقات اور ان کی عیادت و تیمارداری تھی۔ چنانچہ پونے ایک بجے کے قریب وفد سیدھا کمبائنڈ ملٹری ہسپتال میں پہنچا۔ اور فوراً ملاقات کا موقع فراہم ہونے پر مفتی صاحب کے کمرہ میں چلا گیا۔ مفتی صاحب تمام احباب سے انتہائی محبت کے ساتھ ملے۔ اور سب کی خیریت دریافت کی۔

اس موقعہ پر پون گھنٹہ کے قریب مختلف مسائل پر گفتگو ہوتی رہی جن میں ووٹروں کے حلف نامے کی عبارت کی تبدیلی کا مسئلہ بطور خاص شامل تھا۔ وفد نے اس عظیم کامیابی پر مفتی صاحب کو مبارکباد دی۔ انہوں نے جمعیۃ علماء اسلام کے کارکنوں کو تلقین کی کہ وہ ملک کے کونے کونے میں پھیل جائیں اور ممبر سازی کا کام انتہائی محنت اور جذبہ وافر کے ساتھ کریں۔ کیونکہ اعلیٰ ترین مقاصد کے حصول کے لیے اس دور میں جماعتی تنظیم ازبس ضروری ہے۔ انہوں نے بتلایا کہ توقع ہے کہ آئندہ ماہ قاہرہ میں منعقد ہونے والی مؤتمر میں مَیں شرکت کر سکوں گا۔ کیونکہ ڈاکٹر صاحبان اس وقت تک میرے زخم کے مندمل ہونے کے معاملہ میں پُرامید ہیں۔ انہوں نے بتلایا کہ اب شوگر پر کنٹرول ہے۔ نیز سانس کی تکلیف الحمدللہ بالکل نہیں اور اس عرصہ میں ۳۵ پونڈ وزن کم ہو چکا ہے جب کہ ۶۳ دن میں مَیں نے اناج نام کی کوئی چیز نہیں چکھی۔ وفد نے انہیں وزیر بلدیات خان محمد زمان خان اچکزئی کے لاہور کے دوروں کی تفصیلات بتلائیں اور اس کا اعتراف کیا کہ ان دوروں کے بڑے اچھے اثرات مرتب ہوئے ہیں چنانچہ مفتی صاحب نے اس پر خوشی کا اظہار کیا۔ مزید آپ نے لاہور جمعیۃ کے متعلق فرمایا کہ مجھے رپورٹ ملی ہے کہ اب وہاں کام بہتر ہے۔ وفد دعاؤں کے ساتھ وہاں سے رخصت ہوا تو شام ۴ بجے راولپنڈی پریس کلب کی ایک تقریب میں شمولیت کی جو قومی اتحاد کی ملک گیر اصلاح معاشرہ مہم کے سلسلہ میں افتتاحی تقریب تھی۔ اس تقریب میں قائد محترم کے علاوہ وزیر بلدیات خان محمد زمان خان اچکزئی، وزیر امور کشمیر حاجی فقیر محمد خان اور وزیر پیداوار پروفیسر غفور احمد کے علاوہ مقامی رہنماؤں نے بھی خطاب کیا۔

مفتی صاحب کی تقریر اسی موقعہ پر ٹیپ کر لی گئی تھی جسے اب قارئین کے سامنے پیش کیا جا رہا ہے۔

علوی ——— مدیر

اما بعد: اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم:

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم:-

اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّکَّنّٰھُمْ فِی الْاَرْضِ ..

.... وَلِلّٰہِ عَاقِبَۃُ الْاُمُوْرِ ۝

جناب صدر، میرے محترم بزرگو، دوستو اور عزیز بھائیو! یہ تحریک ــــ اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں جس کا آج افتتاح ہو رہا ہے اس کی غرض و غایت کیا ہے؟ اس تحریک کا مقصد صرف یہ ہے کہ اسلامی نظام کے قیام کے لیے پاکستان میں شریعت مقدسہ کے نفاذ کے لیے راستہ ہموار کیا جائے۔ یہ تو طے ہے کہ پاکستان میں اسلام کے سوا کوئی اور نظام نافذ نہیں ہو سکتا۔ گذشتہ تحریک نے یہ بات ثابت کر دی کہ پاکستان کے لوگ ــــ یہاں کے مسلمان ــــ اسلامی نظام کے سوا کسی اور نظام کو قبول نہیں کرتے۔ لیکن جب حالات سامنے آتے ہیں تو کچھ مشکلات، کچھ دشواریاں بھی پیش آتی ہیں۔ اگر ہم بددیانت ہیں، اگر ہم انفرادی زندگی میں اور اجتماعی میں اسلام کے اصولوں پر خود عمل نہیں کرتے تو ہم نظام حکومت کو بھی بدل نہیں سکتے۔ اگر ہم بددیانت ہیں، امانت دار نہیں ہیں۔ روزمرہ کے کاروبار میں جھوٹ بولتے ہیں، خائن ہیں اور اسلامی اصول کے مطابق ہماری زندگی نہیں ہے تو ہم سے یہ توقع کرنا کہ ہم یہیں اجتماعی طور پر ملک میں اسلام کو نافذ کر دیں گے، شاید یہ توقع درست نہ ہو۔

میرے محترم دوستو! مجھے یہ اندازہ ہے کہ ایک شخص جو اپنے اوپر اسلام کو نافذ نہیں کرسکتا وہ کروڑوں انسانوں پر اسلام کو کیسے نافذ کریگا؟ اور اگر میں آپ کو کہوں کہ ایک آدمی اپنی چھوٹی سی مملکت میں ــــ یہ پانچ ساڑھے پانچ فٹ کی مملکت ہے ــــ سر سے لے کر پاؤں تک اس کا رقبہ ہے۔ اگر اس میں اسلام کو نافذ نہیں کرتا جب کہ وہ اس کا خود مختار بادشاہ ہے ــــ اللہ نے اس چھوٹی سی مملکت میں اسے اختیار عطا فرما دیا ہے کہ تم جو چاہو کرو اگر اس چھوٹے سے ملک میں اس کے اخلاق اسلام کے مطابق نہیں، اس کے معاملات اسلام کے مطابق نہیں، اس کی عبادات میں کوتاہی ہے، اگر وہ ظالم ہے، اگر اس کا دامن غریبوں کے خون سے پلید و ناپاک ہے، خون کے چھینٹے دور سے نظر آتے ہیں، اگر اس کے منہ کو بھیڑئے کی طرح مظلوموں کا خون لگا ہوا ہے، جب اس چھوٹے سے ملک میں وہ ظلم کرتا ہے تو لاکھوں میل کے پاکستان میں کیسے نظامِ عدل کو نافذ کرے گا؟ پہلے یہاں پہ اسلام کو نافذ کرو۔ اگر یہاں پر آپ اسلام کو نافذ کرنے میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو آپ سے توقع ہے۔ اور بجا طور پر توقع ہے کہ آپ پورے پاکستان میں بھی اسلام کو نافذ کر سکیں گے ــــ لیکن اگر یہاں پر آپ نے ساڑھے پانچ فٹ کے ملک میں اسلام کو نافذ نہیں کیا تو آپ جھوٹ بولتے ہیں کہ آپ کہتے ہیں کہ لاکھوں میل کے پاکستان میں اسلام کو نافذ کر دکھائیں گے ــــ اس سے اس کی پھر توقع نہیں کی جا سکتی۔

میرے محترم دوستو! اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو جب تمکنت عطا فرماتے ہیں، اقتدار عطا فرماتے ہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ان کے فرائض کیا ہیں؟ اقاموا الصلوٰۃ کہ سب سے پہلے وہ نماز کو قائم کرتے ہیں ــــ نماز ایک ایسی عبادت ہے کہ ایک انسان اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور اس کی برتری کے سامنے جھک جاتا ہے اور اس

یقین کے ساتھ کہ میں کسی بڑی طاقت کے سامنے جوابدہ ہوں ____ ہر وقت ____ دن میں پانچ مرتبہ اگر وہ اس کی یاد دہانی اپنے نفس کو کراتا ہے تو کبھی غلطی نہیں کر سکتا ____ ہماری تمام غلطیاں ____ ان کی بنیاد یہ ہے کہ ہم خدا سے غافل ہیں ____ اگر ہم خدا سے غافل نہیں ____ اگر ہمیں یقین ہے کہ اللہ ہمارے ساتھ ہے وہ ہمیں دیکھتا ہے ____ جیسا حدیث میں آتا ہے حضور علیہ السلام نے عبادت میں احسان ____ یعنی اچھے طریقہ سے عبادت کرنے کا طریقہ بتلایا ____ اَنْ تَعْبُدَ اللّٰہَ کَاَنَّکَ تَرَاہُ فان لم تکن تراہ فانّہ یراک ____ کہ آپ ایسے اللہ کی عبادت کریں جیسا کہ تم خدا کو دیکھتے ہو ____ تمہارے سامنے خدا ہے ____ اس لیے حدیث میں آتا ہے کہ ایک شخص نماز پڑھتا ہے اسے نماز میں تھوک پیدا ہوا ____ لعاب دہن ____ تو کہتے ہیں کہ کپڑے سے صاف کر دے یا دائیں بائیں تھوک دے ____ سامنے کی طرف نہ تھوکے۔ فان ربہ بینہ و بین القبلۃ ____ اس لئے کہ اس کا رب اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے ____ سوچو ____ کس کے سامنے کھڑے ہو ____ اس کے سامنے تھوکتے ہو ____ اندازہ لگائیں کہ نمازی کے سامنے سے گذرنے کی اجازت نہیں اس لئے کہ وہ جو توجہ قائم ہے ____ تم نے خدا کے ساتھ جو تعلق قائم کر رکھا ہے ____ وہ تعلق منقطع ہو جاتا ہے ____ اور کہتے ہیں کہ اگر تم میں یہ صلاحیت نہیں کہ تم خدا کو دیکھتے ہو ____ یہ تصور تمہارا پختہ نہیں ہوا تو یہ تصور تو پختہ کر لو کہ خدا تمہیں دیکھتا ہے ____ یہ تو معمولی بات ہے ____ تو جو آدمی یہ تصور کر لے کہ خدا مجھے دیکھتا ہے وہ کبھی گناہ نہیں کرے گا ____ وہ اکیلا ہو کر بھی یہ سمجھے گا کہ میرا خدا میرے ساتھ ہے اس لیے وہ بددیانتی نہیں کرے گا ____ وہ چوری نہیں کرے گا وہ جھوٹ نہیں بولے گا وہ کسی کو دھوکہ نہیں دے گا ____ اس لیے کہ وہ سمجھتا ہے کہ میرا خدا مجھے دیکھتا ہے اور میرے ساتھ ہے۔

اسی طرح وہ لوگ زکوٰۃ دیں گے ____ زکوٰۃ سے مقصد یہ ہے کہ مساکین، فقراء معاشرہ میں جو لوگ ضعیف اور کمزور ہیں ____ ان کی مدد کرو۔ اسلام نے اخلاق کی عظیم تعلیم دی ____ تم اگر خود کھاتے ہو تو دوسرے کو بھی کھلاؤ ____ انفاق ____ اللہ کے راستے میں۔ خرچ کرنے کا قرآن میں ذکر ہوا ____ یسئلونک ماذا ینفقون ____ اے پیغمبر! آپ سے وہ لوگ پوچھتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں وہ کیا خرچ کریں۔ آپ نے فرمایا۔ قل العفو ____ جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو۔ اسے خرچ کر دو ____ اگر ہم آج اپنی ضرورتوں سے زیادہ کو خرچ کر دیں ____ فقراء، مساکین، یتامیٰ، بیوگان، ہمسایہ پڑوسی ____ پر تو آپ بتلائیں کہ اس ملک میں کوئی معاشی مسئلہ پیدا ہو سکتا ہے؟ معاشیات، معاشیات ____ دنیا میں مسئلہ چھڑا ہوا ہے ____ میں کہتا ہوں کہ اسلام کی تعلیم پہ عمل کرو ____ اپنی ضرورت سے زیادہ دوسروں پر خرچ کرو ____ اس کے بعد اس ملک میں کبھی معاشیات کا مسئلہ پیدا نہیں ہو سکتا ____ اسلام نے بلند اخلاق کی تعلیم دی ____ اور پھر یہ ہے کہ اسلام نے صرف اپنی اصلاح کی تعلیم نہیں دی بلکہ ____ امر بالمعروف و نہوا عن المنکر ____ بھلائی کا ____ نیکی کا تم دوسروں کو بھی حکم دیا کرو اور برائی سے منع کیا کرو۔ اگر تم جاتے جاتے کسی آدمی کو دیکھو کہ وہ برائی کر رہا ہے تو اس کو احسن طریق سے،

لڑ کر جھگڑ کر نہیں ــــ ادفع بالتی ھی احسن فاذالذی بینک و بینہ عداوۃ کانہ ولی حمیم ــــ آپ دفاع کریں برائیوں کا اس طریق سے جو بہتر ہو ــــ نرمی کے ساتھ پیار کے ساتھ، محبت کے ساتھ، خیر خواہی کے جذبہ کے ساتھ ــــ تو فرماتے ہیں ــــ وہ آدمی جس کے درمیان اور تمہارے درمیان دشمنی ہے وہ تمہارا گرم جوش دوست بن جائے گا ــــ آپ خیر خواہی کا جذبہ تو دکھائیں۔

اصل مسئلہ یہ ہے کہ ہمارے تمام مسائل اس لیے الجھے ہیں کہ ہم نے اسلام کے اصولوں پر عمل نہیں کیا ــــ ہم میں رشوت ہے ہم میں چوری ہے، لوٹ مار ہے، دھوکہ دینا ہے، فریب ہے، کون سی بات نہیں ــــ کیا ہم یہ نہیں کر سکتے کہ ہم آج طے کر لیں کہ آئندہ ہم نے اسلام کے بتلائے ہوئے ایک صحیح راستہ پر چلنا ہے اور ہم نے بددیانتی اور جھوٹ کو ترک کر دینا ہے ــــ کیا ہم آج اس کا عہد نہیں کر سکتے۔ کیا مشکل ہے ــــ کیا دیانتداری کے اصول کے مطابق چلنا مشکل ہے ــــ ایک کاروباری ہے ــــ حدیث میں آتا ہے ــــ التاجرالصدوق الامین مع النبیین والصدیقین والشہداء۔ کہ ایک تاجر جو سچا اور امانت دار ہو وہ قیامت میں نبیوں، صدیقوں اور شہداء کے ساتھ ہوگا ــــ دو صفتیں بیان فرمائیں ــــ سچا اور امانت دار ــــ یہی دو صفتیں کاروبار میں ضروری ہیں ــــ سچ بولو جھوٹ نہ بولو اور امانت دار ہو خیانت نہ کرے، ایک سرکاری ملازم ہے ــــ تنخواہ لیتا ہے اگر وہ اپنی ذمہ داری کو محسوس کرے کہ میں جس چیز کی تنخواہ لیتا ہوں اس کو میں نے حلال کرنا ہے۔ حرام نہیں کرنا تو وہ اپنے فرائض دیانتداری سے سرانجام دے گا ــــ اس ملک میں خرابی پیدا نہیں ہوگی ــــ اگر وہ اقربا پروری کرے گا ــــ اگر وہ دوست نوازی کرے گا، اگر وہ ظلم اور زیادتی کریگا، تو پھر سمجھتا ہوں کہ اس کی کمائی حلال کی کمائی نہیں ہو سکتی ــــ حکومت کے اپنے فرائض ہیں کہ رعایا کی مصلحتوں کا خیال رکھے ــــ ایسا حاکم جو اپنی رعایا کی مصالح کا خیال نہیں کرتا میں سمجھتا ہوں وہ سب سے بڑا مجرم ہے ــــ اسی طرح رعایا کی بھی فرض ہے کہ وہ حاکم کا وہ حکم جو اس نے خدا اور رسولؐ کے حکم کے مطابق جاری کیا ہو ــــ اسے تسلیم کرے ــــ اس کی اطاعت کرے ــــ خدا کے حکم کے مقابلہ میں کسی کا حکم چلتا ہی نہیں، لاطاعۃ لمخلوق فی معصیۃ الخالق ــــ حدیث میں ہے کہ مخلوق کی اطاعت جائز نہیں اگر اس میں خالق کی نافرمانی ہوتی ہو ــــ انما الطاعۃ فی المعروف ــــ صحیح بخاری کی روایت ہے کہ طاعت کرنا نیکی میں ہے ــــ فرض ہے ــــ برائی میں کوئی اطاعت نہیں۔ اگر ایک شخص یہ سمجھے کہ حاکم کا جو حکم شریعت کے مطابق ہے اس میں اطاعت میرا فرض ہے اور اگر نہیں تو نہیں ــــ جناب عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ــــ ایک مرتبہ ــــ اسمعوا و اطیعوا۔ خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ میری بات سنو اور اطاعت کرو ــــ تو ایک آدمی کھڑا ہوا ــــ اس نے کہا ــــ لانسمع ولا نطیع ــــ نہ ہم سنتے ہیں نہ اطاعت کرتے ہیں ــــ کیوں ــــ چنانچہ ان پر شرعی نقطۂ نظر سے اعتراض ہوا تفصیلات میں نہیں جانا چاہتا ــــ خیر انہوں نے جواب دیا اور اسے مطمئن کیا۔

میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر ہم میں بھی دیانتداری ہو اور حاکم میں بھی ہو اور ہمارے اخلاق

درست ہوں، ہمارے عمل درست ہوں تو اسلامی نظام کو کوئی روک ہی نہیں سکتا ـــــ ۳۰، ۳۱ سال گذر چکے ہیں ـــــ مَیں یہ سمجھتا ہوں کہ اسلامی نظام کو ہم نے خود روکا ہُوا ہے ـــــ ہم خود اس کے مجرم ہیں ـــــ ہمیں کون روک سکتا ہے ـــــ حکومت ہماری ـــــ ہم ہیں حکومت ۔ ۳۱ سال سے آخر اسلام آتا کیوں نہیں، اس میں ہم مجرم ہیں ـــــ جب تک چھوٹا بڑا، جوان، بوڑھا، مرد، عورت اپنے آپ کو درست کرکے تیار نہ کریں ـــــ اسلامی اصولوں کے مطابق ـــــ یہاں اسلامی نظام نافذ نہیں ہوگا ـــــ اور پوری قوم مجرم ہوگی ـــــ مَیں بہر حال ـــــ بہت سے اور لوگ بھی آئیں گے ـــــ زیادہ وقت نہیں لینا چاہتا ـــــ اس سعادت کو حاصل کرنے کے لیے ـــــ کہ مَیں بھی اصلاح معاشرہ کی تحریک میں شامل ہو جاؤں ـــــ ڈاکٹروں سے اجازت لی ـــــ ہسپتال سے آیا ـــــ تاکہ آغاز کے اجلاس میں شریک ہو کہ اس میں حصّہ لے لوں ۔

بہر حال قومی اتحاد نے آج سے پورے ملک میں یہ تحریک شروع کر دی ـــــ لیکن اس کو عشرہ کی صورت میں نہ منائیں کہ دس دن کے بعد ختم ـــــ اس کو ساری زندگی کا منشور بنائیں ـــــ اور زندگی بھر جاری رکھیں ـــــ مجھے امید ہے کہ آپ سب حضرات اس کا اعتراف واقرار کریں گے کہ ہم آئندہ زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق بسر کریں گے ـــــ اور جو خرابیاں ہیں ان کو دُور کریں گے ـــــ آپ یہ عہد کر لیں ـــــ درست ہے ـــــ آپ عہد کرتے ہیں یا نہیں؟ ـــــ (جواب کرتے ہیں) ـــــ جو عہد کرتا ہے وہ ہاتھ اٹھائے (سب ہاتھ بلند ہوتے ہیں) ـــــ نعرۂ تکبیر ـــــ واٰخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ۔

 ابو عمار زاہد الراشدی

ایرانی عوام کی جدوجہد

ہمارے برادر پڑوسی ملک ایران کے عوام ایک عرصے سے شہنشاہیت کے خاتمہ کے لئے نبرد آزما ہیں اور ان کی پرجوش تحریک کی قیادت علامہ آیت اللہ خمینی اور علامہ آیت اللہ شریعتمدار جیسے ممتاز شیعہ راہنماؤں کے ہاتھ میں ہے اور اس تحریک میں علماء اور طلباء کے علاوہ خواتین، مزدور، ملازمین اور دوسرے طبقے بھی سرگرم دکھائی دیتے ہیں۔

ہزاروں ایرانی اس وقت تک اس جدوجہد میں اپنی جانوں پر کھیل چکے ہیں اور تحریک کی شدت کا یہ عالم ہے کہ شاہ ایران کی قائم کردہ متعدد حکومتیں فوجی طاقت کے بھرپور استعمال کے باوجود صورت حال پر قابو پانے میں ناکامی کے بعد دستبردار ہو چکی ہیں۔ مگر تحریک کی شدت میں دن بدن اضافہ ہو رہا ہے اور یوں محسوس ہوتا ہے کہ امریکی صدر کارٹر کی زبردست پشت پناہی کے باوجود ایران میں شاہ اور شاہی خاندان کا مستقبل محفوظ نہیں ہے۔ پاکستان کا قومی پریس اور سرکردہ سیاستدان ایرانی عوام کی اس جدوجہد کے بارے میں ان خدشات کا اظہار کر رہے ہیں کہ اس کے پیچھے کمیونسٹ عناصر کا ہاتھ ہے اور اگر یہ کامیاب ہو گئی تو ایشیا کے اس خطہ میں کمیونزم کا نفوذ ایک بڑی اور موثر رکاوٹ عبور کر جائے گا۔ اسی خدشہ کے پیش نظر پاکستان میں شاہ ایران کی حمایت اور ایرانی عوام کی جدوجہد کی مخالفت کا رجحان دیکھنے میں آ رہا ہے مگر ہمارے خیال میں یہ نقطۂ نظر درست نہیں ہے۔

اولاً۔ اس لئے کہ ایرانی عوام کی اس تحریک میں مذہبی عنصر کو فیصلہ کن حیثیت حاصل ہے اور تحریک اور عوامی جذبات پر مذہبی راہنماؤں کے کنٹرول کا یہ عالم ہے کہ اس کی موجودگی میں کمیونسٹ عنصر کے موثر ہونے کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔

ثانیاً۔ اس لئے کہ کمیونزم ہمیشہ جبر اور گھٹن کے راستے سے آگے بڑھتا ہے اور ایران میں شہنشاہیت کا وجود ہی جبر اور گھٹن کی سب سے بڑی علامت ہے اور کمیونزم کا راستہ روکنے کے لئے ضروری ہے کہ شہنشاہیت ختم ہو اور کھلی فضا قائم ہو کیونکہ کھلی فضا میں کمیونزم کے جراثیم اپنی موت آپ مر جاتے ہیں۔

ثالثاً۔ اس لئے کہ ایرانی عوام کی اس تحریک میں کمیونسٹ عناصر کا عمل دخل ہو تو بھی حکمت عملی کا تقاضا یہ ہے کہ تحریک کے کمیونسٹ عنصر کا مقابلہ میں مذہبی عنصر کو تقویت دی جائے اور اسے زیادہ مؤثر بنایا جائے۔

رابعاً۔ اس لئے کہ پاکستان اور ایران دو پڑوسی ملک ہیں اور ملکوں کے درمیان دوستی افراد اور خاندانوں کے حوالے سے نہیں بلکہ عوام کے حوالے سے ہوتی ہے چنانچہ اس دوستی کے پیش نظر بھی ایرانی عوام اس بات کا استحقاق رکھتے ہیں کہ ان کی جدوجہد کی حمایت کی جائے۔

خامساً۔ اس لئے کہ تحریک کے قائدین بار بار اس عزم اور ارادے کا اظہار کر رہے ہیں کہ وہ ایران میں اسلامی قوانین و نظام کا نفاذ کریں گے اور چونکہ ایسا کہنے والے مذہبی پیشوا ہیں اس لئے اس عزم کے بارے میں بے اعتمادی کا اظہار بھی نہیں کیا جا سکتا اس لحاظ سے بھی ضروری ہے کہ ایران میں اسلامی نظام کے نفاذ کی تحریک کو سپورٹ کیا جائے ان وجوہ کی بنا پر ہم پاکستانی پریس اور قومی راہنماؤں سے یہ عرض کریں گے کہ وہ صورت حال کا حقیقت پسندانہ جائزہ لیں اور ایران کے حالیہ واقعات کو دائیں اور بائیں بازو کے حوالے سے دیکھنے کی بجائے انسانیت کے نقطۂ نظر سے دیکھیں اور ایرانی عوام کی جدوجہد کی حمایت کریں۔

کشمیر کا مسئلہ:

بھارتی وزیر خارجہ مسٹر اٹل بہاری باجپائی نے پارلیمنٹ سے خطاب کرتے ہوئے پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ وہ کشمیر کے بارے میں فضول باتیں کرنے سے باز رہے" انہوں نے یہ بھی کہا کہ" پاکستان کشمیر کے حق خود ارادیت کی بات کر کے آگ سے کھیل رہا ہے" اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ" اقوام متحدہ نو آبادیوں کی فہرست سے کشمیر کا نام خارج کر دے۔

ایک طویل عرصہ کے بعد کشمیر کے مسئلہ پر بھارتی وزیر خارجہ کا یہ بیان اس امر کی غمازی کرتا ہے کہ بھارت نے کشمیر کی متنازعہ حیثیت کو ختم کرنے کی جو مہم مقبوضہ کشمیر کو بھارت کا حصہ بنا کر شروع کی تھی اب وہ اس سلسلہ میں مزید پیش رفت کرنے والا ہے ریاست جموں و کشمیر تقسیم ہند کے بعد سے ہی پاکستان اور ہندوستان کے درمیان ایک متنازعہ خطہ چلا آ رہا ہے اور اس کی متنازعہ حیثیت بین الاقوامی طور پر مسلمہ ہے اس مسئلہ پر دونوں ملکوں کے درمیان خونریز جنگیں ہو چکی ہیں اور اقوام متحدہ میں دونوں ملک اس بات کی پابندی قبول کر چکے ہیں کہ ریاست جموں و کشمیر کے مستقبل کا فیصلہ آزادانہ و غیر جانبدارانہ استصواب رائے کے ذریعہ خود کشمیری عوام کریں گے لیکن بھارت نہ صرف غیر جانبدارانہ رائے شماری کے سلسلہ میں اپنی ذمہ داریاں پوری کرنے سے گریز کر رہا ہے بلکہ اس نے کشمیر کو بھارت کا باقاعدہ حصہ بنانے کے لئے بھی اقدامات کئے ہیں اور اس سلسلہ میں عالمی رائے عامہ کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

مسٹر باجپائی کی یہ دھمکی اور اس میں آگ سے کھیلنے کا ذکر عالمی رائے عامہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے اور یہ فیصلہ کرنا عالمی رائے عامہ، اقوام متحدہ اور بین الاقوامی طاقتوں کا کام ہے کہ وہ بھارت کو اقوام متحدہ کی قرار دادوں اور بین الاقوامی اصولوں کا مذاق اڑانے اور کھلم کھلا ان کی خلاف ورزی کرنے سے کس طرح باز رکھتے ہیں۔

مگر اس سلسلہ میں عالمی رائے عامہ اور اقوام متحدہ کو توجہ دلانے اور تحریک کرنے میں حکومت پاکستان پر بھی ذمہ داری عائد ہوتی ہے اور ہمیں یقین ہے کہ حکومت پاکستان اس ذمہ داری کو پورا کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھے گی۔

گردش ایام

دیکھنا تقریر کی لذت ....
جناب اصغر خاں!



شعلہ بیان مقرر۔ اور انکی دھواں دار تقریر
گولے بھی کہتا ہے گول۔ گول ۔ گول

اصغر خاں دوروں کی تیز رفتاری میں اچانک وارد ملتان ہوئے۔ غالباً اس سے قبل وہ ہزارہ کے کچھ علاقہ سے پیدل دورہ کرنے کے بعد یہ تاثر اخبارات کو دے آئے تھے کہ جن علاقوں کا ہیں نے دورہ کیا ہے حکومت انہیں آفت زدہ قرار دے۔ اصغر خاں صاحب کوئی بات کرتے ہیں خدا کی قسم لاجواب کرتے ہیں۔ بتایئے کوئی صاحب ان سے پوچھ لے ان لوگوں پر کتنا احسان ہوتا جہاں آپ پیدل دورہ کرنے تشریف نہ لے گئے ہوتے جو مطالبہ شروع کر دیا کہ ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ دورہ سے قبل ان کا مطالبہ یہ نہ تھا۔ اب پیدل سفر کیا تو وہ علاقہ بھی آفت زدہ کر دیا

جبکہ ہزارہ کے "دہ کوہ پیما" لوگ کہتے ہوں گے
اتر کر فضا سے سوئے قوم آیا
اور دورہ مکمل ہو جانے کے بعد وہ لوگ کہتے ہوں گے
اور اک نسخۂ آفت اپنے ہمراہ لایا

ہمارا مشورہ ہے کہ وہ کسی علاقہ کا دورہ نہ کریں تو اچھا ہے ورنہ وہ سارے پاکستان کو آفت زدہ قرار دینے کا مطالبہ شروع کر دیں گے۔

تیز رفتار دورہ کے ساتھ انہوں نے ملتان میں "دھواں دار" تقریریں بھی کیں۔ وہ آہستہ اور متانت سے بھی تقریر کر سکتے ہیں مگر چونکہ وہ "خلائی مخلوق" ہیں تو ان کی رفتار تیز ہونا چاہیے مگر اس "دھواں دار" تقریر کی ضرورت شائدان کو اس لیے محسوس ہوئی کہ دھواں سامنے ہو گا تو سامعین کی اصل تعداد معلوم نہ ہو سکے گی اور تقریر جوبن پر رہے گی۔ بہرحال خدا سمجھ دے اس شخص کو جو اُن کی تقریر میں ان کو مزید جوش دلانے کے لیے بالکل اس "اندھے" کی طرح جس کو تماشا کے نظارہ ختم ہونے پر انگلی لگا کر ہنسایا جاتا تھا۔ موصوف کی تقریر میں نعرہ لگا دیتا۔ نتیجہ یہ کہ دھواں مزید شروع ہو جاتا۔ ہم نے خیال کیا کہ شائد ملتان کے بھی بعض علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جا چکا تھا تو اس کو درست کرنے کی خاطر ملتان کے اینٹ پکانے والے بھٹے بھی تیز رفتار ہو گئے ہیں۔ فضا میں ہر طرف دھواں ہونے کے باعث ہمارا یہ شبہ مزید تقویت پکڑتا گیا۔ تحقیق کی فائر بریگیڈ سے بھی رابطہ قائم کیا کہ کہیں آگ تو نہیں لگی تو انہوں نے بھی دھواں کا ذکر تو فرمایا مگر شہر کو آگ سے محفوظ قرار دیا۔ بہرحال کافی جستجو کے بعد پتہ چلا کہ یہ اصغر خاں کی دھواں دار تقریروں کا اثر تھا۔

ہم نے حکام بالا کو مشورہ دیا ہے کہ ایسے "شعلہ بیاں دھواں دار" تقریروں کو شہری آبادی سے ہٹ کر اگر کسی سیمنٹ کے کارخانہ یا اینٹ پکانے والے بھٹے پر لگا دیا جائے تو قوم اور ملک کو زیادہ فائدہ پہنچے گا۔

دوران تقریر انہوں نے فرمایا کہ ہم تقدیر بدل دیں گے۔ اور ملک میں کوئی بھوکا نہیں رہیگا خدا جانے اس فضائی مخلوق کو کیونکر نظر نہیں آتا کہ اس ملک میں اگر تمام سرمایہ دار ہو جائیں تو فقیروں کے نہ ہونے کے باعث وہ اکڑ کر کس طرح چل سکیں گے؟ اور اکتیس سال میں جو قوم کی تقدیر سرمایہ پرست افراد نے بدلی ہے کیا وہ کم ہے۔ جو آپ بھی غریبوں کے خلاف آواز اٹھا رہے ہیں کہ کسی فقیر اور بھوکے کو اس ملک میں نہیں رہنے دیا جائے گا۔ "تقدیر بدل دیں گے" اس میں "علم نجوم" کے اس قصہ کے علاوہ اور کوئی حقیقت نظر نہیں آتی کہ ایک آدمی کے ہاں بچہ پیدا ہوا تو وہ کسی قیافہ شناس نجومی کے پاس لے گیا اور ہاتھ دکھلایا۔ نجومی نے باپ کو مبارک باد دی کہ بچہ خوش قسمت ہے جوان ہو گا تو کاریں آگے پیچھے ہوں گی۔ باپ نے بچہ کو جوانی تک خوب پیسہ خرچ کر کے تعلیم دلوائی۔ ملازمت کے لیے درخواست دی۔ ٹریفک پولیس میں بھرتی ہو گیا۔ باپ نجومی کے پاس گیا تو نجومی نے دل لگتی سنائی کہ آگے پیچھے کاریں ہیں تو سہی۔ یہ تھوڑا کہ تمہارا بچہ ان کا مالک بھی ضرور ہو۔ غریبوں کی تقدیر بھی اسی طرح بدلے گی۔ اور ملک کی تقدیر ۱۹۷۱ء میں ایک مرتبہ تو بدل چکی ہے۔ وہ شاید کافی نہیں —؟

اس طرح دورہ میں انہوں نے ایک پریس کانفرنس میں خطاب کرتے ہوئے بھی فرمایا کہ گول میز کانفرنس کی تجویز کا مطالبہ اپنی سیاسی





اسلام کی پیش رفت

تیل کی دولت نے اسلام کے وقار میں اضافہ کیا ہے

(برطانوی روزنامے "دی ٹائمز" کا اداریہ)

دوسری عالم گیر جنگ کے بعد سے عموماً یہ ایک رواج بن گیا ہے کہ معاملاتِ عالم کو دو نظریات کے مابین کشمکش کے حوالے سے دیکھا جاتا ہے۔ اس میں ایک طرف آزاد خیال، سرمایہ دار اور بورژوائی جمہوریت ہیں اور دوسری طرف مارکسی کیونزم۔ سہولت کے لیے ان نظریات کو "مشرقی" اور "مغربی" نظریات میں بھی تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ایک مدت تک اسے سوویت روس اور اوقیانوسی طاقتوں (امریکہ اور مغربی یورپ) کے درمیان کھینچا تانی سمجھا جاتا رہا۔ اس کشمکش کے خلاف ایک نئی تحریک نے جنم لیا جسے پہلے "غیر جانبدار ممالک" کا نام دیا گیا اور پھر تیسری دنیا کا اور بالآخر "مشرق اور مغرب" سے توجہ ہٹانے کے لیے "شمال اور جنوب" کی اصطلاحات وضع کی گئیں۔

"جنوب" غیر ترقی یافتہ ممالک پر مشتمل ہے اور یہ عموماً سابقہ نوآبادیاں ہیں جن کے رہنماؤں نے خود کو مشرق اور مغرب کے تصادم سے الگ ظاہر کیا اور اسے شمال یعنی یورپی صنعتی ممالک کا اندرونی مسئلہ قرار دیا لیکن اس کے باوجود ان میں سے بہت ہی کم ممالک خود کو مشرق و مغرب کے باہمی جھگڑے سے الگ رکھ سکے ان ممالک کے رہنما بین الاقوامی حد تک یا تو مارکسی لب و لہجہ میں بات کرتے رہے یا پھر لبرل زبان میں اور اکثر اوقات وہ ان دونوں کا مرکب بناتے رہے ہیں ان لوگوں کے اس رجحان نے مشرق (روسی یورپی بلاک) اور مغرب "مغربی یورپ" کو یہ تاثر دیا گویا کہ جنوب (غیر ترقی یافتہ ممالک) ایک نظریاتی خلا ہے جسے وہ اپنی مخاصمتوں کی جولانگاہ بنا سکتے ہیں۔

لیکن رفتہ رفتہ یہ بات آشکار ہوتی جا رہی ہے کہ دنیا کو یورپ کے حوالے سے دیکھنے کا نظریہ نامکمل بھی ہے اور گمراہ کن بھی بہت سے لوگ دنیا میں آزاد خیالی اور مارکیسٹ کو باہم متصادم نہیں سمجھتے بلکہ انہیں ایک دو شاخہ سمجھتے ہیں جو ایک ہی تنے یعنی تہذیب مغرب سے پھوٹا ہے اس رجحان کی دو واضح مثالیں ہمیں ملتی ہیں ان میں سے ایک روسی ہے کیونکہ مارکسی نظریات کو پہلی دفعہ روس ہی میں عملی جامہ پہنایا گیا اس لیے ہم عموماً مارکیسٹ کو روسی نظریہ خیال کرتے ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ مارکس مغربی جرمنی کا باشندہ تھا جس نے اپنی زندگی کا بیشتر حصہ انگلستان میں گزارا۔ اس لیے روسی نقطہ نظر سے بھی مارکیسٹ ایک مغربی نظریہ ہے ہر چند کہ یہ کوئی خوشگوار بات نہیں لیکن ہے بہت دلچسپ کہ روس میں ایک مضبوط مکتب فکر و فن اب بھی موجود ہے جو کہ مغربی کا ابطال کرتا ہے اور مادر وطن روس کی پرانی روایات (تحکمانہ نظام۔ دقیانوسی خیالات اور سامی مخالفت) دنیا میں لوٹ جانے کی بات کرتا ہے۔ دوسری مثال جو شاید پہلی سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے وہ مصر سے متعلق ہے بلکہ ایک حد تک پوری اسلامی دنیا سے متعلق قاہرہ سے ہمارے نامہ نگار نے رپورٹ دی ہے کہ کسی حد تک مسلمان دین کے بنیادی اصولوں سے ہمدردی رکھتے ہیں اور ان کے لیے مصروف عمل بھی ہیں۔ یہ جذبات تحریک طلباء اور نوجوانوں میں خصوصیت سے واضح نظر آتے ہیں اور بعض سرکاری ذرائع اسے ایک بڑھتا ہوا خطرہ بھی خیال کرتے ہیں دین کے ان بنیادی اصول پرستوں کا ایک مطالبہ ہر قسم کے مغربی مارکسی نہیں ہیں۔ اب تک سرکاری حلقے ان لوگوں کو تعلیمی اداروں میں بائیں بازو کے خلاف استعمال کرتے رہے ہیں۔ اور اب ان لوگوں کو رجعت پسند سعودی عرب اور خلیج فارس سے امداد مل رہی ہے

بلاشبہ یہ احیائے اسلام مصر تک ہی محدود نہیں ہے ایران اور پاکستان میں ہمیں اس سے بھی زیادہ حیران کن صورت نظر آتی ہے اس احیائے کے آثار انڈونیشیا تک نظر آتے ہیں اور روس کے مسلم علاقوں میں بھی اس کی جھلک ملتی ہے افریقہ میں مذہب اسلام، عیسائیت اور روحیت مظاہر ANIMISM دونوں سے آگے بڑھ رہا ہے بین الاقوامی سطح پر اتحاد بین المسلمین کا احساس اس وقت سے بڑھ رہا ہے جب سے اسرائیل نے حرم شریف یروشلم پر قبضہ کیا ہے جو کہ مکہ اور مدینہ کے بعد مسلمانوں کا تیسرا مقدس مقام ہے اس احساس کو مزید تقویت اس وقت ملی جب ایک فاتر العقل آسٹریلوی باشندے نے مسجد اقصیٰ کو نذر آتش کر دیا اور مسلمانوں نے اس کے لیے اسرائیل کو مورد الزام ٹھہرایا اس کے باعث اسلامی کانفرنس مع ایک مستقل سیکرٹریٹ کے وجود میں آئی اسی وقت سے کئی مسلم ممالک کے پاس تیل کی دولت ایک طرف اسلامک تحریکوں کی مالی امداد کے لیے استعمال ہو رہی ہے اور دوسری طرف اس دولت نے اسلام کے وقار میں اضافہ کیا ہے اور سلطنت عثمانیہ کے زوال کے بعد پہلی بار مسلم ممالک کو ایک ایسی قوت دی ہے جس سے بڑی طاقتوں کو تقریباً برابر کی سطح پر معاملہ کرنا پڑ رہا ہے۔

آخری قسط



حافظ ارشاد احمد دیوبندی

عورت کا شرعی مقام کیا ہے؟

شمع انجمن یا چراغ خانہ

حضرت امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے وزیر اعظم لیاقت علی خاں مرحوم کے دور میں احمد پور شرقیہ میں جہاد کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا کہ عورت کا کام سپاہی بننا نہیں سپاہی جننا (پیدا کرنا) ہے بعینہ اسی طرح عورت کا کام خود بیرسٹر ہو کر وکیل یا جج وغیرہ بننا نہیں بلکہ جس عورت کے چار بیٹے اس کی سرکردگی میں بیرسٹر ہو کر وکیل یا جج بن کر ملک وملت کی خدمت کریں یا جس عورت کے بیٹے اس کی زیر تربیت قرآن وحدیث کے علوم دینیہ سے سرفراز ہو کر معاشرہ میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کریں وہی عورت قابل فخر بھی ہو سکتی ہے اور لائق تبریک وتحسین بھی

کیا مردوں اور عورتوں کی حقیقی مساوات ممکن ہے

غور کیا جائے تو مساوات حیوانات بلکہ حجر وشجر تک بھی ناممکن ہے پھر انسانوں کی ان مختلف دو جنسوں میں برابری یا مساوات چہ معنی دارد؟ بقول کسے "دو انسان مصروف کار ہیں ایک کے ہاتھ خشت بر خشت تعمیر کو قد آدم پہنچا رہے ہیں دوسرا بار برداری کا اہل یہ اس کی جگہ بیٹھ کر اٹکل پچو ردے لگائے تو تعمیر ناقص اور وہ بار برداری میں مصروف ہو تو شہتیر کی جگہ تلی اٹھانے سے عاری ایک کام دونوں اختیار کریں تو ایک فاضل، یہ کیا حماقت ہے کہ جس آقا نے دونوں کے موازنہ سے حصہ بقدر جثہ دے کے خدمت تعمیر سپرد کی ہے۔ اس کی بغاوت کی جائے ہر دو کی جگہ یعنی مردوں کی اور عورتوں کی جگہ عورتوں کی گنجائش وہی رہے گی جتنا خلائق عالم نے کارخانہ قدرت میں اس کا تقرر فرما دیا ہے' یہ تماشا دیکھنا کہ ایک کرسی پر دو بیٹھیں اس وقت اچھا معلوم ہو جب ایک زچہ خانہ میں مرد اور عورت برابر دو لیٹے ہوئے نظر آئیں۔ رب العلمین نے جو حدود مقرر فرما دی ہیں وہ مصلحت سے خالی نہیں مرد کے ہاں نفقہ کا محتاج رہنا عورت کی شرافت ہے اگرچہ یہ احتیاج اس کو مجبور نہ رکھے تو کوئی وجہ نہیں کہ حمل کا بوجھ باندھ کر اپنی نزاکت غارت کر دے کوئی سبب نہیں دردزہ میں قریب المرگ ہونا پسند کرے اور یہ کوئی دانشمندی نہیں کہ اولاد کی پرورش میں راتوں کی نیندوں کا آرام خواب خیال سمجھے۔ مرد اتنا بزدل کہ فصد کھلوائے تو اس کو موت نظر آئے عورت اتنی دلیر کہ وضع حمل کے وقت موت کو زندگی کہے اس کی قدرت ہے نیز یہ کہ عورت کا یہ عزم کہ مرد کی دست نگر رہ کر اولاد پر مرٹنا ایمان سمجھتی ہے اس کے اولوالعزم ہونے کی دلیل ہے (ملخصاً)

اس سے واضح اور عیاں ہو جاتا ہے کہ قدرت نے جو کام جس کے ذمہ لگایا ہے وہ اسی کو صرف سرانجام دے سکتا ہے مردانہ جذبات عورت کے منافی ہیں اور عورت کے فرائض کی ادائیگی مردوں سے لامحالہ ناممکن ہیں لہٰذا مردوں اور عورتوں کی حقیقی مساوات کا نعرہ جہالت اور کم علمی کا واضح اور بین ثبوت ہے ان براہین کے باوجود بھی اگر کوئی نہ مانے تو پھر قانون الٰہی سے جو لوگ سرکشی کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ وہ جانور بن کر رہ جائیں" اور بقول ایک مفکر" انسانی زندگی جیسے کہ ہم ابھی لکھ آئے ہیں عبادت ہے مرد وعورت دونوں کے مجموعہ سے یہ دونوں مل کر اس زندگی کو بناتے سنوارتے اور پھر اسے پروان چڑھاتے ہیں مرد کا زندگی میں جو وظیفہ ہے وہ عورت کا نہیں۔ ویسے مرد کی خلقت اور ہے اور عورت کی اور پھر دونوں جدا جدا ہونے کے باوجود ایک ہیں اس زندگی میں دونوں کو مل کر رہنا ہے اور جب تک دونوں میں پوری طرح یک جہتی اور تعاون نہ ہو انسانی زندگی ہرگز ہرگز بالی برگ وبار نہیں لا سکتی۔ مرد بحیثیت مرد کے اپنے عمل کا ایک دائرہ رکھتا ہے اسی طرح عورت کا بھی اپنا ایک مخصوص دائرہ عمل ہے۔

زوجۂ فاروق اعظمؓ کی ایک حکایت

امیر المومنین خلیفۃ المسلمین حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ محترمہ بی بی عاتکہؓ بنت زیدؓ آپ ہمیشہ سیدنا فاروق اعظمؓ سے نماز باجماعت کی اجازت مانگتی تھیں مگر حضرت عمرؓ چاہتے تھے کہ وہ نماز ادائیگی کے لیے مسجد میں نہ جائیں مگر بی بی صاحبہ کو نماز باجماعت ادا

کرنے کے لیے اصرار تھا حدیث شریف میں آیا ہے لا تمنعوا نساءکم المساجد وبیوتھن خیر لھن (ابوداؤد) یعنے عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے منع نہ کرو۔ مگر واقع یہ ہے کہ ان کے گھر کے صحن ان کے لیے زیادہ ہی بہتر ہیں۔ اس لیے آپؐ انہیں منع تو نہ کرسکتے تھے لیکن زبان مبارک سے وہ جانے کی اجازت بھی نہ دیتے تھے یعنی خاموش ہوجاتے تھے حضرت عاتکہؓ بھی اپنی بات کی پکی اور پختہ تھیں فرماتی تھیں کہ واللہ میں مسجد میں برابر جاتی رہوں گی جب تک آپ واضح اور صاف لفظوں میں منع نہ فرمائیں گے مسجد میں خواتین کے بارے میں عدم ممانعت کے فرمان کے تحت عورتیں کثرت سے نبی کریم علیہ السلام کے دور مقدس میں نماز باجماعت کے لیے مسجد جایا کرتی تھیں ابوداؤد شریف کی ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ اس وقت مسجد میں عورتوں کی دو دو صفیں بھی ہوجایا کرتی تھیں اس وقت معمول مبارک یہ تھا کہ نبی علیہ السلام کے حکم کے مطابق نماز ختم ہوجانے کے بعد آپؐ اور سب نمازی بیٹھے رہتے تھے تاکہ خواتین پہلے گھروں کو چلی جائیں ان کے چلے جانے کے بعد مردوں کو مسجد سے نکلنے کا حکم ملتا تھا (بخاری شریف) اسلام میں اس وقت بھی باقاعدہ یہ تھا کہ عورتوں کی صفیں مردوں کی صفوں سے پیچھے ہوتی تھیں۔ ارشاد نبویؐ ہے۔ کہ خیر صفوف الرّجال اوّلھا وشرھا آخرھا وخیر صفوف النساء آخرھا و شرھا اوّلھا یعنے مردوں کے لیے سب سے پہلی صفیں افضل ہیں اور آخری سب سے بری اور عورتوں کے لیے سب سے افضل اور اعلیٰ صفوف آخری ہیں اور سب سے بدتر آگے کی مگر حالات کی نزاکت کے تحت تابعین کے دور سے ہی عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روک دیا گیا تھا اور ان کی دلیل بھی وہی ابوداؤد شریف کی مندرجہ ذیل حدیث ہے فرمایا صلوٰۃ المراءۃ فی بیتھا افضل من صلوٰتھا فی حجرتھا الخ یعنی عورت کی نماز گھر کے صحن سے کمرہ کے اندر ادا کرنے سے افضل ہے اور مسجد میں ادا کرنے سے گھر کا صحن ہی افضل و اعلیٰ ہے۔

راقم نے نہایت ہی اختصار کے ساتھ یہ روایات و آثار اس لیے نقل کیے ہیں تاکہ آج جو عورت اپنی چھاتی تان کر اس کو ہوا لگا رہی ہے اس کو خالص عبادت نماز کو بھی ادا کرنے کے لیے مسجد سے گھر کے صحن کو ترجیح دی گئی تھی وہ آج ہمیں کہاں کہاں نظر آتی ہے؟ اس خصلت کی ایسی ظالمانہ اداؤں سے خود عورتیں ہی چیخ رہی ہیں کہ ایں راہ تو می روی بہ ترکستان است ماہنامہ زیب النساء لاہور بابت ماہ نومبر ۱۹۷۸ء میں مس زیب گلشن صاحبہ ہوتی کی ایک طویل نظم بعنوان "دو بنت مشرق سے خطاب" شائع ہوئی ہے اس کے دو شعر ملاحظہ ہوں ۔

جسم تیرا کیوں نظر آتا ہے عریاں بے حجاب
مانگتی ہے حسن کا گویا تو خود اپنے جواب
دعوت نظارہ جب دیتی ہے تیری ہر ادا
کانپ جاتا ہے تقدس تھرتھراتی ہے حیا

تحریک اصلاح معاشرہ سے بھی ہماری اپیل ہے کہ وہ برائیوں کے انسداد کے لیے سب سے اولیت عورت کی عریانیت کی طرف مبذول کرکے اس کی اصلاح کے لیے ہر ممکن کوشش بروئے کار لائیں اگر عورت کی اصلاح ہوجائے یا کم از کم وہ عریانی کا مظاہرہ کرتے ہوئے عنقا ہوجائے تو نوے فیصد برائیوں کا انسداد ہوجائے گا۔ تاریخ کے صفحات گواہ ہیں کہ جب سے اور جس دور میں عورت شمع انجمن بنی تو فتنوں کا نزول اس شدت سے ہوا کہ ان کا روکنا عوام وخواص دونوں کے لیے مشکل ہوگیا ویسے بھی تجربہ شاہد ہے کہ جس گھر کی عورت نیک چلن اور پاکباز ہے وہ گھر آباد ہے اور بدقسمتی سے جس گھر کی عورت بدچلن اور بدکار ہو وہ گھر برباد ہے اس لیے گھروں کو جہنم اور جنت کہا گیا ہے

بقیہ :- اصغر خان

اہمیت منوانے کے لیے کیا جارہا ہے ہم نے کافی غور وخوض کیا ہے کہ جناب اصغر خاں گول میز کانفرنس سے الرجک کیوں ہیں مگر ہمیں کوئی بات سمجھ نہیں آئی۔ دل میں آتی ہے کہ شاید وہ یہ سمجھتے ہیں کہ گول میز کانفرنس سے ان کو چڑایا جارہا ہے کہ آلو بھی گول ہوتا ہے۔ تو ہمارے خیال میں ان کو گول کی بجائے لمبی کانفرنس کی تجویز پیش کردینی چاہیئے کہ بانس کی طرح لانبے لوگوں پر وہ بھی بہتر کاوار کرسکیں گے اور جناب نورانی میاں چکور کانفرنس کی تجویز پیش کردیں گے کہ ان کے پاس بھی ایک عدد مع نصف کے یعنی ڈیڑھ اینٹ موجود ہے۔

ہم زیادہ دانش واری کے مدعی تو نہیں مگر ہم یہ بتا دینا ضروری خیال کرتے ہیں کہ اگر صورت حال یہی رہی تو کانفرنس گول۔ لانبی۔ چکور جیسی بھی ہوئی ملک کو کوئی فائدہ نہ پہنچے گا تو نتیجہ بھی بالکل وہی ڈھاک کے تین پات ہوگا۔ وہ کس طرح ہے سنیئے۔

ایک گاؤں میں لڑکے فٹ بال کا ٹورنامنٹ کھیل رہے تھے۔ ایک نووارد بوڑھا بھی اس گاؤں میں آیا۔ تو لڑکے اسے بھی ہمراہ لے گئے آپ بھی دیکھیں کہ کیسا اچھا فٹ بال کھیل رہے ہیں۔؟

کھیل سے فارغ ہوئے تو کچھ لوگوں نے بوڑھے میاں سے پوچھا۔ کھیل کیسا رہا۔؟ تو بڑے میاں نے فرمایا۔

ہماری تو سمجھ سے بات باہر ہے تھوڑی دیر بعد سارے لڑکے ادھر بھاگ جاتے ہیں اور تھوڑی دیر کے بعد دوسری طرف سارے بھاگ جاتے ہیں اور کہتے جاتے ہیں۔ گول۔ گول گول۔ حالانکہ وہ (فٹ بال) تھا گول ہی۔ ایسے پاگل سارے اکٹھے ہوئے ہیں کہ گول (فٹ بال) کو گول نہیں سمجھتے۔

اگر صورت حال یہی رہی تو پھر لوگ سبھی کو بڑے میاں کی زبان میں جناب چھ... میاں (اصغرخاں) پاگل کہیں گے اس لیے اور دوگ... دل سمجھانے کی خاطر خود بھی کچھ سمجھنے کی کوشش کیجیئے۔

وما علینا الا البلاغ

عبدالصمد صارم الازہری



بلّی



کی تخلیق میں حکمتیں

اللہ تعالیٰ نے دن کو مخلوق کے کام کے لیے بنایا اور رات کو آرام کے لیے، اسی لیے دن میں سورج کو روشن کیا تاکہ اس کی روشنی میں مخلوق آسانی سے کام کاج کر سکے اور رات کو تاریک بنایا تاکہ مخلوق آرام سے سو سکے البتہ ایک ایسا نائٹ لیمپ روشن کر دیا جس کا نور ٹھنڈا ہے سورج کے نور کی طرح گرم نہیں جو گرمی عمل پیدا کرے مولیٰ چاہتے ہیں کہ میری مخلوق دن بھر کی تگ و دو سے تھک کر آرام سے سوئے اور کسی قسم کا شور و شغب نہ ہو لہٰذا انہوں نے ایسے درندے اور ایسے پرندے پیدا کر دیے جو رات کی تاریکی میں اچھی طرح دیکھ سکیں اور جو کوئی کھٹکا یا شور کرے اسے موت کے گھاٹ اتار دیں یہ درندے یا پرندے وغیرہ ملک الموت کے ایجنٹ ہیں۔ یا موت کے فرشتے ہیں جنہیں مارنے میں مزا آتا ہے یہ کسی چیز کو زندہ دیکھنا پسند نہیں کرتے موت سے خوش ہوتے ہیں۔ رات ہوتی ہے تو مارشل لاء لگ جاتا ہے اور قدرت کے سپاہی باہر نکل پڑتے ہیں کہ کوئی حکم عدولی تو نہیں کر رہا ہے جنگل بیابان میں بھی اللہ تعالیٰ رات کو سکون دیکھنا چاہتے ہیں لہٰذا ایسے درندے پرندے اور حشرات الارض پیدا کر دیئے ہیں جو خلاف ورزی کرنے والوں کی تلاش میں پھرتے ہیں اور ان کے خوف سے پورے صحرا پر سکون طاری ہو جاتا ہے بڑے جانوروں کے لیے شیر وغیرہ اور چھوٹوں کے لیے جنگلی بلے اور سانپ اژدھے وغیرہ پیدا کر دیئے پرندوں کے لیے چمگادڑیں شکرے، باز اور الّو وغیرہ پیدا کر دیئے۔

بستیوں میں سکون پیدا کرنے کے لیے بلی اور چمگادڑوں وغیرہ کو پیدا کیا تاکہ رات میں چڑیاں اور کبوتر وغیرہ شور نہ مچائیں اور ان کی آنکھوں سے نور بھی چھین لیا تاکہ یہ دیکھ نہ سکیں اور آسانی سے پکڑے جا سکیں اگر بلیاں نہ ہوتیں تو گھریلو چڑیاں ادھر ادھر پھرا کرتیں اور چوہے سونے والوں کی نیند حرام کر دیتے۔ دن میں بھی ان کے اٹھنے بیٹھنے اور گھونسلوں اور بلوں سے بے پروائی کے ساتھ نکلنے پر قدغن ہے یہ بالکل پوری طرح اپنی من مانی نہیں کر سکتے کیونکہ بلی کا خوف دامن گیر رہتا ہے اور خوف ہی سے نظام عالم برقرار رہتا ہے اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے فائدے کے لیے بلی کو پیدا کیا تو اس کی غذا بھی قریب قریب وہی رکھی جو انسانوں کی ہے تاکہ شکار ہاتھ نہ آئے تو وہ شکم پوری کر سکے مگر گوشت کی رغبت بہت زیادہ رکھ دی تاکہ چڑیاں اور چوہے حد سے زیادہ نہ بڑھ سکیں اور مخلوق کو زیادہ تنگ نہ کر سکیں۔

پھر اس کا قلب انسان کے قلب پر بنایا۔ تب ہی تو وہ انسان سے بے حد محبت کرتی ہے اور انسان اس سے مانوس ہوتا ہے اسے حکم ہے کہ انسان کو دیکھ کر چاپلوسی کرے دُم سے اپنی نیازمندی کا اظہار کرے، قدم چومے رحم و کرم کی درخواست کرے اور اس کے جسم سے اپنے جسم کو رگڑ کر لذت مساس حاصل کرے تاکہ اس کے دل میں جگہ پیدا ہو اور وہ بھی محبت کا جواب محبت سے دے۔

قدرت نے اس کے پاؤں ایسے نرم گدی دار بنائے ہیں کہ رات میں نکلے تو سونے والوں کو احساس تک نہ ہو اور شکار کو پتہ تک نہ چلے کہ کون آیا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے بلیوں کی کثرت چاہی ہے لہٰذا ایک بلی ہر تیسرے چوتھے ماہ کئی کئی بچے دے سکتی ہے اس کے جسم پر بہت سارے دودھ پیدا کیے ہیں تاکہ بچے آسودہ ہو کر دودھ پی سکیں اور اس کے گوشت، کھال، بال اور ہڈی کو انسان کے لیے بے فائدہ بنایا تاکہ انسان اسے مار مار کر نہ کھا جائے۔ اور اس طرح بلیوں کی قلت ہو جائے اس کے بال بری طرح جھڑتے ہیں تاکہ انسان اس کی کھال سے فائدہ نہ اٹھا سکے اور ہڈیاں اس قدر نرم بنائی ہیں کہ اگر کسی وقت کوئی آدمی اس پر لاٹھی پکڑے تو وہ آسانی سے نہیں ٹوٹتیں اور ذرا وقفہ مل جائے تو پھر تازہ دم ہو جاتی ہیں۔ وہ اپنے جسم کو آسانی نرم کر سکتی ہے اور چوٹ سے بچ سکتی ہے اور تھوڑی سی جگہ میں سکڑ کر بیٹھ سکتی ہے گھنٹوں صبر کے ساتھ شکار کی تلاش میں بیٹھی رہتی ہے اللہ تعالیٰ نے اسے بہت قانع بنایا ہے بھوک پر صبر کر سکتی ہے کچھ نہیں ملتا تو گھٹنے پیٹ میں دے کر بیٹھی رہتی ہے چونکہ یہ عموماً گوشت کھاتی ہے لہٰذا اس کے پاخانے میں بدبو ہوتی ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اسے حکم دیا ہے کہ

جہاں کہیں پاخانہ پھرے اسے اچھی طرح ریت یا مٹی سے ڈھانپ دے اور جہاں تک ہو سکے ریت یا مٹی میں پاخانہ پھرے۔ ریت یا مٹی کو سونگھ کر اسے پاخانہ کی حاجت ہوتی ہے اور وہ کئی کئی بار پاخانے پر ریت یا مٹی ڈال ڈال کر سونگھتی ہے کہ بدبو تو نہیں نکل رہی ہے جب پورا اطمینان کر لیتی ہے تب وہاں سے رخصت ہوتی ہے اسے حکم ہے کہ اچھی طرح اپنے پنجوں اور دانتوں اور منہ کو صاف رکھے اور زبان سے لعاب دھن کی مدد سے بالکل صاف کر دے اور اپنے سبیلین کو بھی زبان سے صاف کر دے اپنے بچوں کو بھی روزانہ پاک صاف رکھے اور ان کی مقعد کو چاٹے۔

قدرت ہر چیز پر کنٹرول رکھتی ہے کہ کوئی حیوان تعداد میں حد سے بڑھنے بھی نہ پائے لہذا ایک کو ایک کا دشمن بنا دیا ہے سانپ اور مچھلیاں اپنے ہی بچوں کو نگل جاتے ہیں بلی کے بچوں کو کون کھاتا ان کی پیدائش کو کنٹرول میں رکھنے کے لیے خود ان کے باپ کو متعین کر دیا ہے بلا اپنے ہی بچوں کا دشمن ہوتا ہے وہ انہیں چٹ کر جاتا ہے مگر ان کی حفاظت کا بھی سامان کر دیا ہے کہ جب بچے پیدا ہوتے ہیں تو بلی تین چار دن تک انہیں لیے بیٹھی رہتی ہے کہیں بلا نہ کھا جائے اب سوال یہ تھا کہ بلی اگر اپنی جگہ سے نہ ہلے تو کھائے کیا اور زندہ کیسے رہے لہذا اس کی خوراک کا قدرت نے یہ انتظام کر دیا ہے کہ جب وہ بچے دیتی ہے۔ تو جس جھلی میں بچے پیدا ہوتے ہیں وہ اسے کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی ہے اور اس کے کھانے سے اسے خوب دودھ اترتا ہے کہ بچے بھی آسودہ ہو جاتے ہیں۔ اور وہ بھی آسودہ ہو کر سو جاتی ہے تین دن میں ان کی کھال کافی موٹی ہو جاتی ہے اور بال سخت ہو جاتے ہیں اور وہ چوہے پن کی مشابہت سے خارج ہو جاتے ہیں کہ اگر بلا انہیں دیکھ بھی لے اور بھوکا نہ ہو تو چھوڑ سکتا ہے۔ پھر بھی بلی چوکس رہتی ہے اور ان سے زیادہ دور نہیں جاتی حتیٰ کہ وہ بڑے ہو جاتے ہیں آنکھیں کھل جاتی ہیں۔ اور وہ خطرے کے وقت کہیں چھپ سکتے ہیں۔

چونکہ یہ قدرت کی مارشل گورنمنٹ کا سپاہی ہے لہذا اسے اس قسم کی پتلیاں عنایت کی گئی ہیں کہ وہ روشنی اور اندھیری رات اور دن میں یکساں دیکھ سکے تاکہ مجرم اس کی نگاہوں سے پوشیدہ نہ ہو سکے اور رحم وکرم کو اس کے دل سے نکال لیا گیا ہے تاکہ کسی مجرم کو بغیر سزا دیے نہ چھوڑے مگر نسل کے بقاء کے لیے اسے اولاد کے حق میں بے حد رحیم وکریم بنا دیا ہے اور چونکہ وہ انسان کی خادم ہے لہذا انسان کی محبت اس کے دل میں بھر دی ہے۔

چونکہ بلی گھر کی ایک قسم کی محافظ ہے اس لیے اللہ تعالیٰ نے اس کے دل میں اپنی جنس سے سخت نفرت رکھ دی ہے کہ وہ کسی دوسری بلی یا بلے کو گھر میں دیکھنا گوارا نہیں کرتی اور لڑ جھگڑ کر اسے نکال کر ہی دم لیتی ہے اس کی تلقیح کا بھی خاص موسم رکھا ہے تاکہ کوئی بلا یا بلی کسی بلے یا بلی پر مائل نہ ہو کر وہ اس کے گھر میں قدم رکھ سکے۔ اسی لیے قدرت نے اسے ان جانوروں سے بنایا ہے جن کی تنہا مادہ ہی پرورش کرتی ہے نر کو پرورش میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔

بلی چاروں طرف اپنے کانوں کو موڑ سکتی ہے تاکہ ذرا سی سرسراہٹ کو بھی محسوس کر سکے ایک جگہ بیٹھے بیٹھے وہ چاروں طرف کی آوازوں کو بخوبی سن سکتی ہے اور قوت شامہ بھی تیز عطا کی ہے تاکہ شکار کا آسانی سے پتا لگا سکے کہ وہ کس طرف سے گزرا ہے اور کس جانب میں ہے۔

گو دیگر جانوروں کی طرح سے یہ گونگی ہے مگر آواز کے زیر و بم سے اپنے مقصد کو پوری طرح ادا کر سکتی ہے بچوں کو اگر کوئی خطرہ درپیش ہو تو وہ ایسی آواز نکالتی ہے کہ وہ ہمارے الفاظ کا پورا پورا حق ادا کر دیتی ہے گویا صاف صاف کہہ رہی ہے خطرہ ہے۔ چھپ جاؤ۔ بھوک کے وقت وہ مالک کو بتا دیتی ہے۔ کہ میں بھوکی ہوں اور اگر بیماری سے ناچار ہو کر گھر کے کسی گوشے میں پڑ جائے تو بتا دیتی ہے کہ میں بیمار ہوں مالک کو خطرات سے آگاہ کر سکتی ہے اور غصہ کا اظہار بھی بخوبی کر سکتی ہے کہ الفاظ کی ضرورت نہیں رہتی پیار ومحبت کا کماحقہ اظہار کر سکتی ہے۔ اور جس طرح نوجوان لڑکے عزل گا کر لڑکیوں کو اپنی طرف مائل کرتے ہیں مستی کے زمانے میں بلا بھی اپنی آواز کے زیر و بم سے آوازیں نکالتا ہے کہ بالآخر بلی کو بات ماننا پڑ جاتی ہے۔

میں نے کئی بار دیکھا ہے کہ جب بھی کوئی بلی میرے مکان میں بچے دینا چاہتی ہے تو بڑی عاجزی وانکساری کے ساتھ مجھ سے بار بار اقرار لینا چاہتی ہے کہ اگر میں یہاں بچے دے لوں تو مجھے یا میرے بچوں کو مارو گے تو نہیں؟ اس وقت اس کی آواز دوسری آوازوں سے بالکل مختلف ہوتی ہے جیسے کوئی عرض معروض کر رہا ہو۔

فطرت کی بعض باتیں بڑی عجیب سی ہیں جن کی کوئی عقلی تاویل نہیں کی جا سکتی میرے ایک دوست کی بلی قرآن شریف بڑے شوق سے سنا کرتی تھی جب تک اس کی بیوی قرآن پڑھتی وہ برابر بیٹھی کے نیچے بیٹھی سنتی رہتی تھی ایک دوست نے بیان کیا کہ ہمارے ہاں کہیں سے کوئی بلی آ کر رہنے لگی عرصہ تک رہی ایک دن کسی بات پر خفا ہو کر میں نے کہا کہ نہ معلوم کم بخت کہاں سے آ مری ہے۔ اس گھڑی کے بعد پھر اس کی صورت نہیں دیکھی۔ ایک دوست نے بیان کیا کہ ہماری بلی بالکل اسی طرح کھڈی پر بیٹھ کر پاخانہ پھرتی ہے جیسے ہمارے بچے اپنی کھڈی پر پھرتے ہیں ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ جانور غیر معمولی شعور رکھتا ہے۔

مجھے اس امر میں کوئی شک نہیں ہے کہ بلی کتا اور بعض جانور گھر پر آفات وبلیات کے نزول کو دیکھ لیتے ہیں اور دیکھ دیکھ کر روتے ہیں۔ بلی بھی بعض اوقات ایسے وقت روتی ہے اور اپنی بے بسی پر آنسو بہاتی ہے انسان اس جانور سے بعض مفید کام لے سکتا ہے۔

چونکہ دنیا میں راحت و رنج کا چولی دامن کا ساتھ ہے اور "دو پاٹوں کے بیچ سے سالم گیا نہ کوئے کا" معاملہ ہے لہذا یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ بلی کے بچے اس عالم کلفت میں قدم رکھیں اور ماں کے دودھ سے سیر ہو کر آرام کی نیند سوئیں اس لیے اللہ تعالیٰ نے ان کے ساتھ ہی پسو پیدا کر دیے ہیں تاکہ انہیں کاٹتے رہیں اور آرام کی نیند نہ

ادریس قاری ملتان

جناب محمد زماں خاں اچکزئی کی خدمت میں

جسے اور لوگ بھی پڑھ سکتے ہیں

کراچی میں "نیوٹاؤن" کا نام تبدیل کر کے "علامہ محمد یوسف بنوریؒ ٹاؤن" رکھ دیا گیا۔ وفاقی وزیر بلدیات جناب محمد زماں خاں اچکزئی عوامی حلقوں کے مطالبہ اور ارباب فکر و دانش کی توجہ پر "نیوٹاؤن" کا نام بدلہ ہے اور اس سلسلہ میں انہوں نے اپنے ہاتھ سے از خود اس تختی کی نقاب کشائی بھی کی جس پر علامہ مرحوم کے نام سے منسوب روڈ مذکور کا نام تھا۔

نیوٹاؤن میں مولانا محمد یوسف مرحوم نے اپنی زندگی کے بیشتر حصہ میں اپنی گراں قدر خدمات سے جو نقوش جاوداں چھوڑے ہیں وہ اس سے کہیں بڑھ کر کہ سڑکوں یا کسی کالونی وغیرہ کی نسبت کے وہ محتاج ہوں

محدثین کی صف میں وہ ایک امتیاز کے ساتھ صف اول میں کھڑے ہیں۔ اور حدیث کے بارے میں ان کی خدمات ان کو تا ابد زندہ و جاوید رکھیں گی۔ عربی علم و ادب میں صاحب طرز ادیب اور انشاء عربی میں ان کو منفرد مقام حاصل تھا مولانا مرحوم کی بہت سی خدمات جلیلہ ہیں جن کے باعث علم و ادب میں ان کی کمی کا احساس ہمیشہ ہی محسوس کیا جاتا رہے گا خصوصی حلقوں میں ان کی عظمت و رفعت اس سے کہیں زیادہ ہے جتنا ان کا احساس عوام کے سامنے آتا ہے۔

تحریک ختم نبوت کے سلسلہ میں مولانا مرحوم کی جدو جہد اور رات دن اس کے لیے انتھک جدوجہد بے شک انہی کا حصہ تھا آئے روز کے دورے، پریس کانفرنسوں سے خطاب عوامی جلسوں میں تقریریں، بڑھاپے کے عالم میں جس والہانہ محبت سے تحریک ختم نبوت میں انہوں نے شبانہ روز سرگرمی سے حصہ لیا وہ ان کی روحانی قوت کا مظہر تھا اللہ ان کو غریق رحمت فرما دے۔ بہرحال مولانا مرحوم کی خدمات کے پیش نظر ایسے روڈ وغیرہ کا نام صرف اس لیے رکھا جاتا ہے کہ ہمیں خود ان کے ساتھ اظہار عقیدت مقصود ہوتا ہے۔ ورنہ ان کی ذات اس سے کہیں بلند و بالا ہے۔

وزیر بلدیات موصوف کے اس مستحسن اقدام کو سراہتے ہوئے ان سے ایک مخلصانہ گزارش کریں گے کہ ہماری تاریخ جنگ آزادی سے لے کر قیام پاکستان تک مذہبی۔ سیاسی صحافتی حلقوں میں آغا عبدالکریم شورش کاشمیری نے زندگی کے آخری لمحات جو جدوجہد کی وہ ایک ناقابل فراموش تاریخی داستان ہے۔ شورش مرحوم نے اپنے قلم سے ہمیشہ علمائے کرام کے کردار کو روشن کیا۔ نہ صرف ان کو معاشرہ و سماج میں متعارف کرایا بلکہ اکابر علمأ کرام کی زیر سرپرستی انہوں نے علمائے سو کا محاسبہ بھی کیا۔ مرزائیت کے خلاف متعدد بار جیلوں کی ہوا کھائی۔ اپنے رسالہ میں علمائے حق کی طرف سے مدافعت کی۔ اور باطل قوتوں کو سبق آموز طمانچے رسید کیے۔

شورش مرحوم کی جو سب سے بڑی خصوصیت بھی وہ یہ تھی کہ ان کی زندگی تک کسی کو یہ جرأت نہ ہو سکی کہ وہ مولانا ابوالکلام آزاد مرحوم۔ سید عطاء اللہ شاہ بخاری اور ان ایسے دیگر اکابر جنہوں نے سیاسی اختلافات کرتے ہوئے مسلمانوں کی فلاح و بہبود کو متحدہ ہندوستان میں سیاسی طور پر بہتر سمجھا تھا اور انگریز کی غلامی کی بجائے ہندو قوم کے ساتھ بھائی چارہ کا سبق دیا تھا۔ ان اکابر کی پگڑی اچھالنے کی کسی کو جرأت نہ ہوتی تھی۔ جس قسمت کے مارے ہوئے نے یہ محاذ کھولنے کی کوشش کی تو پھر اسے ان کی رندانہ صحافت کے سامنے کھڑے ہونے کی جرأت نہ ہو سکی۔

بہرکیف شورش مرحوم ایک مستقل تاریخ اور ادارہ تھے۔ ان کے اٹھ جانے سے بہت سے حلقوں میں جو افسردگی چھائی ان کا احساس آج تک زندہ ہے

اس سارے پس منظر کے سامنے آنے پر جناب محترم وفاقی وزیر بلدیات خان محمد زمان خاں صاحب اچکزئی سے گذارش ہے کہ ان کے قلب و دماغ میں علمأ حق اور ان مجاہدین کے لیے جو کشائش اور وسعت بے پایاں ہے جس سے ان کی محبت کا اظہار ہوتا ہے۔ جناب معلوم ہوتا ہے کہ وہ شورش مرحوم کے نام پر کراچی میں "بزنس ریکارڈر روڈ" کا نام تبدیل کر کے مرحوم شورش کاشمیری کے نام پہ

تجویز فرمادیں۔

حکومت نے ہر ادارے سے ایسے نام محو کرنے کا پروگرام بنایا ہے جس سے سابقہ حکومت کی عزمیتوں کی معمولی سی بو بھی آتی ہو تو "بزنس ریکارڈر روڈ" اسی دور کی پیداوار ہے جب بھٹو دور کی ہر رسم کو مٹانا ہی ٹھہرا ہے تو کیونکر اس نشانی کو بھی ختم نہ کر دیا جائے

یہ مطالبہ ایک عرصہ سے چلا آرہا ہے کراچی کے اخبارات میں ہر طبقہ فکر کے دانشور مفکرین وکلاء، ادیب وصحافی اور عوامی وسماجی تنظیموں کی طرف سے یہ بارہا مطالبہ دہرایا جاتا رہا ہے اور ان کے جاری کردہ رسالہ "چٹان" تو ہر ہفتہ اپنی عقیدت کے اظہار کے لیے اس کا اعادہ کرتا رہتا ہے - اندریں حالات امید ہے جناب اچکزئی صاحب اس مطالبہ پر سنجیدہ طور پر غور فکر کر کے اس مطالبہ کو پورا فرما کر شورش مرحوم کے عقیدت مندوں کے والہانہ جذبات کا احترام فرماویں گے۔

بقیہ: بلی

سونے دیں۔ یہ مصیبت ہر شکاری جانور کے ساتھ لگی ہوئی ہے چمگادڑ کا بھی یہی حال ہے نہیں غم روزگار نہ تھا تو یہ غم لگا دیا۔ مرزا غالب نے صحیح فرمایا ہے۔

قید حیات و بند غم اصل میں دونوں ایک ہیں
موت سے پہلے آدمی غم سے نجات پائے کیوں

آدمی ہی کیا کوئی بھی مرتے دم تک غم والام سے رہائی نہیں پاسکتا زندگی اور غم کا چولی دامن کا ساتھ ہے۔

اللہ تعالیٰ نے مختلف قسم کے اور مختلف شکل کے فرشتے پیدا کیے ہیں بلی اگر موت کا فرشتہ نہیں تو ملک الموت کی ایجنٹ ضرور ہے اس کے دل میں مارنے کی خواہش اس قدر ہے کہ یہ کسی جانور کو چلتے پھرتے دیکھ نہیں سکتی۔ بعض جانور ایسے ہیں جنہیں یہ کھاتی نہیں مگر ضرر دیتی ہے۔

خدا کی قدرت دیکھیے کہ بلی اپنے بچوں کے لیے سراپا رحم وکرم ہے مگر دوسروں کے لیے سراپا ظلم وستم۔

مرج البحرین یلتقیان بینھما برزخ لا یبغیان دو سمندروں کا سنگم ہے مگر دونوں کے درمیان ایک آڑ ہے کہ ایک دوسرے پر تجاوز نہیں کر سکتے ایک ذرا سے دل میں رحم وکرم کا سمندر بھی ٹھاٹھیں مار رہا ہے اور ظلم وستم کا بھی دونوں کا پانی الگ الگ بہہ رہا ہے سنگم بھی ہو رہا ہے مگر ایک دوسرے میں تداخل کر سکتے بیک وقت دل دونوں کا آماج گاہ بنا ہوا ہے۔

یہ جتنے شکاری جانور ہیں سب ملک الموت کے ایجنٹ ہیں اور مارنے کا معاوضہ لذت و سیری وسیرابی۔ اپنی موت سے کراہت کرتے ہیں مگر دوسروں کی موت سے لطف اٹھاتے ہیں

پھر ان کے مارنے کے لیے ان سے زبردست ایجنٹ موجود ہیں اور ان کے مارنے کے لیے اور زبردست، اگر موت نہ ہوتی تو زندگی بے لطف ہو جاتی اور آلام دہر سے نجات کی کوئی صورت نہ ہوتی۔ تفکروا فی خلق اللہ ولا تفکروا فی اللہ

خط وکتابت کرتے وقت
خریداری نمبر کا حوالہ
ضرور دیں
ورنہ تعمیل نہ ہوگی۔
(ادارہ)



رپورٹنگ الطاف حسین بی اے ایل ایل بی

اگر شہری اور انتظامیہ مل جل کر کام کریں تو اکثر مسائل حل ہو سکتے ہیں

ہم ملک میں مکمل اسلامی نظام کے لیے شب و روز سرگرم عمل ہیں

۲۹ نومبر صبح دس بجے وفاقی وزیر بلدیات جناب محمد زمان اچکزئی لاہور تشریف لائے انہوں نے ۲۹ اور ۳۰ نومبر کو مختلف سرکاری وغیر سرکاری تقریبات میں شرکت فرمائی ان کے ہر لمحہ کی تفصیلی رپورٹ نذر قارئین ہے۔ (الطاف)

وزارت قلمدان سنبھالنے کے بعد وفاقی وزیر بلدیات و دیہی امور چوتھی دفعہ لاہور تشریف لائے تھے۔ یہ ہنگامی پروگرام اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے لاہور کارپوریشن کے درجہ سوم کے ملازمین کی حالیہ انتخاب میں جیتنے والے یونین کے عہدیداران سے حلف وفاداری لینا تھا۔ ۲۹ نومبر کی صبح جمعیت علمائے اسلام کے تمام عہدے دار اور سرگرم کارکن وزیر موصوف کے استقبال کے پروگرام کو آخری شکل دے رہے تھے۔ تمام ساتھی کاروں اور دیگر ذرائع سے لاہور ایئرپورٹ پہنچ چکے تھے تقریباً دس بجے جونہی طیارہ سے وزیر بلدیات باہر آئے تو صحافیوں نے اپنا مخصوص پروگرام شروع کر دیا اس کے بعد اچکزئی صاحب جمعیت علمائے اسلام کے مقامی رہنماؤں سے معانقہ کیا۔ استقبال کرنے والوں میں جمعیت علمائے اسلام لاہور کے امیر الحاج ملک شیر محمد، جمعیت ضلع لاہور کے جنرل سیکرٹری مولانا سعید الرحمٰن علوی، حافظ غلام مرتضیٰ، میاں محمد حنیف، عبدالحمید بٹ مولانا مخدوم منظور احمد، عبدالحئی اعوان مولانا اسداللہ اور طالب علم رہنما جناب ندیم اقبال اعوان شامل تھے۔ وقت وقت کی بات ہے کہ آج بلدیات کے افسران بالا و دیگر افسران ایئرپورٹ پر حاضر ہیں اور وزیر موصوف کے سامنے بچھے جاتے ہیں ایسا معلوم ہو رہا تھا جیسے یہ حضرات بھی اپنے آپ کو ان وزرا کے ساتھ مل کر کام کرنے کے لیے تیار ہو چکے ہیں۔ سب سے پہلے زمان اچکزئی اپنے دیگر رفقاء کے ساتھ کاروں کے قافلہ کے ہمراہ سرکٹ ہاؤس پہنچے۔ جب آپ کو معلوم ہوا کہ پی۔ این۔ اے کے مرکزی لیڈر جناب نوابزادہ نصر اللہ خاں لاہور میں ہی ہیں تو آپ سب سے پہلے نواب صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچے۔ تقریباً ایک گھنٹہ تک ملکی حالات پر بات چیت ہوئی۔

تقریباً بارہ بجے آپ لاہور کارپوریشن کے جناح ہال میں پہنچے جہاں آپ نے نومنتخب عہدیداروں سے حلف وفاداری لینا تھا ہال کارپوریشن کے عملہ شہریوں اور صحافیوں سے کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ برآمدوں میں بھی لوگ کھڑے ہوئے تھے جب وزیر بلدیات عہدیداران سے حلف لینے کے لیے اٹھے تو ہال تالیوں سے گونج اٹھا۔ پریس فوٹوگرافروں نے مختلف انداز میں فوٹو بنائے۔ حلف وفاداری کے بعد درجہ سوئم کی نومنتخب یونین کے صدر نے وزیر موصوف کا شکریہ ادا کیا۔ اور ان کی ملک میں اسلامی نظام کے لیے انتھک کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا اور اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے انہیں ملک و قوم کے مفاد اور اپنے طبقہ کی فلاح و بہبود کے لیے درست خطوط پر کام کرنے کا یقین دلایا صدر یونین نے اپنے ملازم بھائیوں کے مسائل و مشکلات سے آگاہ کیا۔ بعد ازاں ایڈمنسٹریٹر لاہور کارپوریشن میجر جنرل ممتاز علی نے یونین کے اکثر جائز مطالبات مان لیے۔

اب دوپہر کے ساڑھے بارہ بج چکے تھے۔ مرکزی وزیر بلدیات و دیہی ترقی زمان اچکزئی سٹیج پر تشریف لائے خطبہ مسنونہ کے بعد آپ نے فرمایا۔

"کہ ابھی یونین کے صدر نے میرے تعارف کے ساتھ بلوچستان کے ناطے سے مجھے بلوچی کہا لیکن میرے بھائی میں ایک پاکستانی مسلمان ہوں۔ اور آج کل میں سارے ملک کا نمائندہ ہوں کسی ایک خطہ کا نمائندہ نہیں ہوں میں آج کی اس تقریب میں انتہائی مسرور ہوں کیونکہ یہ تقریباً محنت کش طبقہ کی تقریب ہے میں ان کامیاب عہدے داروں کو مبارک باد پیش کرتا ہوں اور امید کرتا ہوں کہ یہ حضرات

اپنے ساتھیوں کے حقوق کے لیے قانونی دائرے میں رہتے ہوئے جدوجہد کریں گے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ موجودہ حکومت عوام کی مشکلات کے حل کو اولیت دے رہی ہے کیونکہ ہم سمجھتے ہیں جب تک محنت کشوں اور ملازمین کے مسائل حل نہیں ہوں گے۔ ملک اس وقت تک پائیدار بنیادوں پر ترقی نہیں کر سکتا لیکن ہمارے ملکی وسائل محدود اور مسائل لامحدود ہیں۔ لیکن پھر بھی حتی الوسع کوشش کر رہے ہیں۔ کہ زیادہ سے زیادہ عوام کو سہولیات فراہم کی جائیں۔ آپ کے نمائندے ہم سے رابطہ رکھیں اور ہمارے ساتھ مل کر کام کریں۔ کیونکہ ہم نے محسوس کیا ہے۔ کہ بلدیاتی اداروں کے حالات ناگفتہ بہ ہیں۔ رشوت ستانی اور اقربا پروری اپنے عروج تک پہنچ چکی ہے آپ ان برائیوں کے خاتمہ کے لیے ہم سے تعاون کریں۔ اس کے بعد عوامی اور بلدیہ کے چیدہ چیدہ نمائندوں کے ساتھ کارپوریشن کے کمیٹی روم میں وزیر بلدیات نے چائے اور مٹھائی سے اس تقریب کا اختتام کیا۔

اس کے بعد وزیر موصوف ایک بجے کارپوریشن سے ملحق دنیا کے چند بڑے عجائب گھروں میں سے ایک لاہور میوزیم میں تشریف لے گئے۔ حاجی خان محمد زمان اچکزئی نے اسلامی گیلری کا بغور معائنہ کیا۔ آپ مغلیہ دور کے ہتھیار اور ان کے استعمال کی اشیاء انتہائی دلچسپی سے دیکھ رہے تھے۔ آخر میں آپ نے تحریک پاکستان گیلری ملاحظہ فرمائی۔ تقریباً دو بجے چوہدری معراج دین۔ محمد اسلم آڑھتیان میوہ منڈی کے ہاں پہنچے۔ نماز ظہر کے بعد دوپہر کا کھانا انہی حضرات کے ہاں تناول فرمایا۔ اس کے بعد میوہ منڈی کے آڑھتیان نے وزیر موصوف کو اپنے مسائل و مشکلات سے آگاہ کیا۔

اب وزیر موصوف کا کوئی پروگرام نہ تھا اس لیے مغلیہ دور کی عظیم یادگاری سیرگاہ شالامار باغ چلنے کا پروگرام بنا نماز عصر کے بعد تمام ساتھیوں کے ہمراہ وفاقی وزیر ساڑھے چار بجے شالامار باغ پہنچے۔ وزیر موصوف نے تمام ساتھیوں کا ٹکٹ خرید کر سیر کرنے پر زور دیا تو سیرگاہ پر حکومت کے متعین افسران نے ہچکچاہٹ محسوس کی۔ لیکن اچکزئی صاحب کے زور دینے پر ٹکٹوں کی رقم ادا کر کے سیر شروع کی۔ اس گارڈن کو یہ شرف حاصل ہے کہ جب بھی دوسرے ملک کا سربراہ پاکستان تشریف لاتا ہے تو شہریوں کی طرف سے تقریب منعقد کی جاتی ہے لیکن آج ایک انتہائی سادہ خدا ترس وزیر کسی ہٹو بچو کے صدا کے بغیر اپنے ساتھیوں کے ساتھ گھوم رہا ہے۔ باغ میں سیر کے لیے آنے والے لوگوں سے یہ عوام دوست وزیر خود بڑھ کر ہاتھ ملا رہا ہے عوام یہ جان کر کہ وہ ایک مرکزی وزیر سے مل رہے ہیں۔ انتہائی خوش ہیں اب سورج غروب ہو چکا ہے۔ آپ نے شالامار کی تاریخی کتاب میں مغلیہ دور کی عظمت و سطوت کی یادگار سیرگاہ کے متعلق اپنے تاثرات قلمبند کیے۔ نماز مغرب کے لیے قریب ہی مسجد ابن باغبانپورہ تشریف لے گئے یہاں پر مولانا محمد اسحق کے صاحبزادے نے چائے کا انتظام کیا ہوا تھا نماز کے بعد مسجد ہی میں بیٹھ گئے اور تمام نمازیوں کے ساتھ گھل مل کر باتیں کیں۔ لوگ حیران تھے۔ ایک شہری تو یہ بھی کہتا ہوا سنا گیا کہ سابقہ حکومت کے وزراء اور آج کے وزراء میں اس سے واضح فرق اور کیا ہو سکتا ہے حقیقتاً قرون اولیٰ کے حکمرانوں کی یاد تازہ کر دی ایک گھنٹہ تک نمازیوں سے گفتگو فرماتے رہے اور پھر خطیب مسجد کے صاحبزادے کے اصرار کے ساتھ چائے اور مٹھائی سے تواضع کی۔

اب آج کے پروگرام کی آخری تقریب مولانا محمد ابراہیم دھرم پورہ کے ہاں تھی تقریباً چھ بجے ان کے ہاں پہنچے۔ مولانا محمد ابراہیم امیر جمعیت علمائے اسلام حلقہ دھرم پورہ اور دیگر کارکنوں نے آپ کا استقبال کیا۔ نماز عشاء کے لیے قریبی مسجد میں تشریف لے گئے۔ مسجد نمازیوں سے بھری ہوئی تھی ایسا معلوم ہوتا تھا کہ اس علاقہ کے لوگ اس پروگرام سے آگاہ تھے۔ ادائیگی نماز کے بعد قاری سیف اللہ نے تمام اہل علاقہ کی طرف سے وزیر بلدیات کی آمد کا شکریہ ادا کیا۔ پھر انہوں نے جمعیت لاہور کے جنرل سیکرٹری مولانا سعید الرحمٰن علوی کو زبانی سپاسنامہ پیش کرنے کے لیے کہا علوی صاحب نے فرمایا کہ اچکزئی صاحب اسلامی نظام کے لیے انتھک کوشش کر رہے ہیں اور آپ دیکھ رہے ہیں۔ کہ ان کی اپنی زندگیاں بھی اسی رنگ میں رنگی ہوئی ہیں۔ کیونکہ یہ حضرات کردار کے ذریعہ بھی ثابت کر رہے ہیں کہ اس ملک میں کون سا نظام اور کس قسم کے حکمران ہونے چاہئیں۔

پھر قاری سیف اللہ نے مفکر اسلام مولانا مفتی محمود مدظلہ کو خان زمان اچکزئی کا وزارت کے انتخاب پر خراج تحسین پیش کیا۔ بعد ازاں وزیر بلدیات زمان خان اچکزئی کو دعوت سخن دی گئی۔

خطبہ مسنونہ کے بعد وزیر موصوف نے فرمایا "قابل قدر علماء کرام بزرگو اور دوستو میرے لیے جو الفاظ استعمال کیے گئے ہیں میں اس کا اہل تو نہیں یہ تو بزرگوں کی ذرہ نوازی ہے کہ انہوں نے مجھے اس اہل سمجھا۔ میں ایک عام آدمی ہوں۔ انتھک محنت کا شروع سے عادی ہوں اور علماء اور بزرگوں سے میرا تعلق قدیم ہے مجھے مسجد میں آ کر انتہائی سکون ملتا ہے میرے لیے مساجد میں آنا اور تقاریر کرنا نئی بات نہیں۔ اب وزیر بن کر آپ مجھ میں کوئی تبدیلی محسوس نہیں کریں گے۔ ساتھی خوش ہیں کہ مجھے وزیر بنایا گیا۔ لیکن ہم پریشان ہیں کیونکہ ہم ایک طرف تو آپ حضرات کے سامنے جواب دہ ہیں لیکن اہم بات تو یہ ہے کہ ہم اپنے ان اعمال کا اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہیں یہی وجہ ہے کہ میرے نزدیک ایک سرمایہ دار اور بڑا آدمی کوئی حیثیت نہیں رکھتا بلکہ بڑا آدمی تو وہ ہے جو تقویٰ والا اور پرہیزگار ہے۔ انگریز نے پروگرام کے تحت علماء کو رسوا کیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ ایک امام مسجد سے زیادہ

ایک مزدور کی زیادہ عزت کی جاتی رہی ہے لیکن ہم علماء کو وارث رسول سمجھتے ہیں اور ان کو ان کا جائز مقام دلوا کر رہیں گے۔ نوجوانوں کو بھی سازش کے تحت علماء سے دور کیا گیا لیکن خدا کا شکر ہے کہ آج ماحول وہ نہیں رہا۔ نوجوان بھی اسلامی نظام میں اپنی فلاح ڈھونڈ رہا ہے۔

وزیر موصوف نے مزید فرمایا کہ ہم افسر شاہی پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں ان لوگوں کو ہمارے ساتھ چلنا ہوگا۔ اور اس سلسلے میں بہت سے لوگوں کا دماغ درست ہوگیا ہے ورنہ یہ لوگ تو کہتے تھے کہ علماء کیا حکومت کریں گے ہم نے تو مارشل لاء حکام کو بھی نہیں چلنے دیا۔ لیکن ہم عوام میں سے ان کی چالوں سے بخوبی واقف ہیں اس لیے یہ لوگ کان کھول کر سن لیں اگر انہوں نے اپنا سابقہ عوام دشمن رویہ نہ بدلا تو نقصان کے ذمہ دار وہ خود ہوں گے۔ آخر میں مولانا محمد ابراہیم امیر حلقہ نے وزیر موصوف کا شکریہ ادا کیا اور ان کی انتھک محنت، اسلام اور عوام دوستی پر انہیں خراج تحسین پیش کیا۔ رات کے کھانے کا بندوبست بھی مولانا محمد ابراہیم ہی کے ہاں تھا۔ کھانے سے فارغ ہوکر ہم تمام ساتھی اچکزئی صاحب کے ساتھ سرکٹ ہاؤس پہنچے اور کل کے لیے رخصت لے کر روانہ ہوئے۔

۳۰ اپریل صبح سات بجے اچکزئی ناشتہ کے لیے شیرانوالہ تشریف لے گئے ناشتہ تو ایک بہانہ تھا اصل مقصد تو مولانا عبید اللہ انور صاحب سے ملاقات تھی۔ ناشتہ کے بعد دوبارہ نو بجے سرکٹ ہاؤس پہنچے۔ آج بھی جمعیت علماء اسلام کے سرکردہ رہنما جناب مولانا سعید الرحمن علوی میاں محمد حنیف، حافظ غلام مرتضیٰ، مولانا مخدوم منظور احمد اور راقم ساتھ تھے۔ سرکٹ ہاؤس میں کارپوریشن لاہور کے افسران وزیر بلدیات کے منتظر تھے۔ آپ وزیر موصوف کو اپنی مدد آپ کے تحت چار پانچ گلیوں اور سڑکوں کا افتتاح کرنا تھا۔ ان گلیوں کی تعمیر کے سلسلے میں تمام میٹریل اور فنی خدمات کارپوریشن لاہور فراہم کر رہا ہے۔ اور مزدور اہل علاقہ مہیا کر رہے ہیں ست بجے ہم تمام ساتھی اچکزئی کے ہمراہ اچھرہ پہنچے یہاں پورا علاقہ خود پختہ اینٹوں سے بننے والی گلی پر موجود تھے۔ وفاقی وزیر اچکزئی صاحب نے اپنا کوٹ اتار کر پرے کیا تھا۔ سیکرٹری لوکل باڈیز پنجاب ایڈمنسٹریٹر کارپوریشن میجر جنرل مختار صاحب بھی عام مزدوروں کی طرح وزیر بلدیات کو اینٹیں دے رہے تھے اور وزیر صاحب اپنے ہاتھوں سے اینٹیں لگا رہے تھے۔ عجیب منظر تھا پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا واقعہ ہوگا۔ پھر اچکزئی صاحب نے خود اینٹیں اٹھائیں اس کے بعد وزیر موصوف نے تمام ساتھیوں کو اس قسم کے منصوبے مرتب کرنے کی خواہش کا اظہار کیا کیا آخر میں ان منصوبوں کے بخیر و خوبی تکمیل پہنچنے کی دعا کی۔ اس کے بعد یہ قافلہ امر سدھو تنبیہی پہنچا یہاں پر بھی مذکورہ عمل دہرایا گیا۔ اس کے بعد علاقہ کے سرکردہ نمائندوں مولانا محمد حنیف عثمانی حافظ محمد اقبال، مشتاق احمد کے ہمراہ پرائمری سکول اور گلیوں کا معائنہ کیا۔ عورتیں اور بچے اپنی چھتوں سے اس درویش صفت وزیر کا اس طرح تمام شہریوں کے ساتھ گھومنے کا منظر دیکھ رہے تھے۔ بعد ازاں علاقہ کے لوگوں کے اصرار پر چائے اور مٹھائی کھائی۔

اس کے بعد مصری شاہ میں دو گلیوں کی پختہ سڑکوں کا افتتاح کرنا تھا۔ مصری شاہ میں کوٹ خواجہ سعید کے محلہ فیصل پورہ اور محلہ نظام آباد میں وزیر بلدیات نے خود اینٹیں اٹھا کر اور اینٹیں لگا کر ان گلیوں میں اپنی مدد آپ کے اس پروگرام کا افتتاح کیا۔ اچکزئی صاحب نے علاقہ کے لوگوں کے ساتھ متعلقہ گلیوں کا معائنہ کیا اور اس کی مشکلات کے فوری حل کے لیے موجود افسران بلدیہ کو احکام صادر فرمائے۔ چلتے چلتے راستے میں قالین بافی کے ایک چھوٹے سے کارخانے کا معائنہ کیا۔ چھوٹے چھوٹے بچے بہت ہی خوش تھے۔ اس علاقہ میں آخری پروگرام جمعیت کے نوجوان اور فعال کارکن حافظ عبدالوحید کی رہائش پر چائے پینے کا تھا۔ راستہ میں حافظ عبدالوحید نے وزیر موصوف کو ایک خونی تالاب دکھایا جس میں کئی بچے لقمہ اجل ہو چکے ہیں۔ خان صاحب نے بلدیہ کے حکام کو اس کے فوری پُر کرنے کا حکم دیا۔ حافظ عبدالواحد کی رہائش گاہ پر اچکزئی صاحب نے علاقہ کے معززین سے مل گھل کر باتیں کیں۔ تقریباً دو بجے سرکٹ ہاؤس پہنچے۔ نماز ظہر کے بعد پروگرام شاہدرہ میں تھا۔

اب یہ کارواں لاہور کی سڑکوں پر رواں دواں تھا۔ پولیس کا حفاظتی دستہ بڑی مستعدی سے سے وزیر کے لیے ٹریفک صاف کر رہا تھا۔ دریائے راوی کا پل عبور کرنے کے بعد جمعیت شاہدرہ کے کارکنوں نے وزیر بلدیات اور دیگر کاروں کو اپنی حفاظت میں لے لیا جمعیت علمائے اسلام لاہور کے امیر الحاج ملک بشیر محمد نے دوپہر کا کھانا ترتیب دیا تھا۔ راستہ میں چند منٹوں کے لیے احسان پارک شمس آباد شاہدرہ رکے جہاں پر کافی لوگ جمع تھے وقت کی قلت کی وجہ سے چند منٹ قیام کے بعد یہ کارواں آگے بڑھا۔ ملک بشیر محمد کی رہائش پر جمعیت علمائے اسلام کے سیکرٹری جنرل حافظ محمد یوسف ایڈووکیٹ مولانا محمد ابراہیم، مولانا میاں عبدالرحمن اور دیگر کارکنوں نے وزیر بلدیات کا استقبال کیا۔ چند ہی لمحوں بعد مولانا محمد اجمل خاں صاحب مرکزی ناظم جمعیت علمائے اسلام تشریف لے آئے۔ اچکزئی صاحب و دیگر رفقاء نے مولانا کا استقبال کیا۔ کھانا تناول فرمانے کے بعد تمام حضرات مقبرہ جہانگیر دیکھنے گئے۔ شام کے سائے ڈھل آئے تھے۔ مقبرہ دیکھنے کے بعد نماز مغرب ادا کی۔ آخر میں محکمہ آثار قدیمہ کے افسران نے پر تکلف چائے و دیگر لوازمات سے وزیر اور دیگر رفقاء کی تواضع کی۔

آج کا آخری اور سب سے اہم جماعتی پروگرام امر سدھو تنبیہی میں تھا۔ وزیر موصوف تمام مقامی رہنماؤں کے ساتھ ساڑھے چھ بجے وہاں پہنچے۔ جامعہ عثمانیہ میں علاقہ کے لوگوں کی بھاری تعداد موجود تھی۔ نماز عشاء کے بعد مولانا محمد حنیف عثمانی نے خطبہ استقبالیہ پیش کیا۔ اور وزیر موصوف کی اسلامی

باقی ص ۲۳ پر

شہر شہر سے — ترتیب قمر ہاشمی

رائے عامہ کو اسلامی نظام کے لیے شعوری طور پر منظم کرنا ضروری ہے

علماء اور وکلاء مشترکہ مطالعاتی گروپ قائم کریں، زاہد الراشدی

جمعیت علمائے اسلام کے مرکزی سیکرٹری اطلاعات اور پاکستان قومی اتحاد پنجاب کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی نے ضلع مظفر گڑھ کے مقامات چوک اعظم، فتح پور، کروڑ لعل عیسن، لیہ اور کوٹ ادو میں پاکستان قومی اتحاد کے کارکنوں کے اجتماعات اور تحریک اصلاح معاشرہ کے سلسلہ میں پبلک جلسوں سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ اعلیٰ عدالتوں میں شریعت بنچوں کے قیام سے ملک میں اسلامی نظام کے عملی نفاذ کی راہ ہموار ہو جائے گی۔ اور اگر یہ بنچ صحیح طور پر کام کرتے رہے تو ملک کے قوانین کو اسلام کے مطابق ڈھالنے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔ آپ نے کہا اس فیصلہ کے اعلان کے بعد حکومت، پاکستان قومی اتحاد اور علمائے کرام کی ذمہ داری پہلے سے بڑھ گئی ہے اور سب سے زیادہ ضرورت اب اس امر کی ہے کہ عوامی اتحاد کی جس عظیم طاقت کی وجہ سے ہم اس فیصلہ تک پہنچے ہیں اسے نہ صرف باقی رکھا جائے بلکہ زیادہ مضبوط و مستحکم بنایا جائے اور قوم کو فرقہ وارانہ اور علاقائی مسائل میں الجھانے کی کوششوں کو ناکام بنا دیا جائے تاکہ قوم کے تمام طبقے پوری یک سوئی اور ہم آہنگی کے ساتھ ملکی قوانین کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کے مقدس عمل میں اپنا اپنا کردار ادا کر سکیں آپ نے علمائے کرام اور وکلاء پر زور دیا کہ وہ اسلامی نقطہ نظر سے ملکی قوانین کے مطالعہ اور تجزیہ و تنقیح کے لیے مشترکہ مطالعاتی گروپ قائم کریں تاکہ اس سلسلہ میں "ہوم ورک" مکمل ہونے کے ساتھ ساتھ علماء اور وکلاء کے درمیان ہم آہنگی میں اضافہ ہو جو اس عمل کی تکمیل کے لیے انتہائی ضروری ہے مولانا زاہد الراشدی نے تمام طبقات اور فرقوں کے علماء کرام سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنی صلاحیتیں اور توانائیاں فرقہ وارانہ محاذ آرائی پر ضائع کرنے کی بجائے ان شکوک و شبہات اور غلط فہمیوں کے ازالہ کے لیے مشترکہ جدوجہد کریں جو لادین عناصر کی طرف سے اسلامی نظام کے بارے میں پھیلائی جا رہی ہیں اور اسلامی نظام سے اکثر عوام کی بے خبری کو دور کرنے اور رائے عامہ کو اسلامی نظام کے لیے شعوری طور پر منظم کرنے کی جدوجہد کریں تاکہ بے دین عناصر اور مفاد پرست طبقے اسلامی نظام کے بارے میں غلط فہمیاں پیدا کرنے کی سازش میں کامیاب نہ ہو سکیں۔

جمعیت علمائے اسلام ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ تک جدوجہد جاری رکھے گی

مولانا غلام ربانی

گزشتہ روز جمعیۃ علمائے اسلام خان پور کی رکنیت سازی کا افتتاح کرتے ہوئے مولانا غلام ربانی امیر ضلعی جمعیۃ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں اسلامی نظام کے نفاذ تک جمعیۃ علمائے اسلام اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ ملک میں جمعیۃ کے قیام کا مقصد بھی اسلامی نظام کے لیے تھا چنانچہ صوبہ سرحد میں جمعیۃ کے قائد نے اسلامی اصلاحات کا نفاذ کیا اور عبوری حکومت میں اتحاد کی شمولیت بھی صرف اسلامی نظام کے نفاذ کے لیے جمعیۃ ضلع کے کنوینر مولانا غلام مصطفیٰ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ عوام کو پولیس ٹاؤٹوں نے تنگ کر رکھا ہے اور غریب لوگوں پر دباؤ ڈال کر تھانوں پر تھانوں کے انچارج ان کے ذریعہ رشوتیں وصول کر کے لین دین کرتے ہیں اس لیے پولیس ٹاؤٹوں کا محاسبہ کر کے عوام کو نجات دلائی جائے۔ خان پور شاخ سے مولانا شفیق الرحمن درخواستی مولانا مصطفےٰ الرحمان درخواستی مولانا حبیب الرحمن درخواستی علاقہ کے زمیندار انجمن نمبرداری کے صدر جناب حافظ محمد بخش نمبردار موضع کچی لال جام عبدالکریم کے علاوہ کوٹلہ پٹھان ظاہر پیر الدین مائری اللہ بچایا۔ یمی۔ لاٹکی غوث پور۔ جمبر عباسیاں۔ جے ٹی سنز شوگر ملز چھتہ بھٹہ کے نمائندگان رکنیت سازی کی ابتداء کر کے جمعیۃ میں شمولیت اختیار کی۔

۲۴ نومبر ۷۸ء صادق آباد شہزاد کالونی کی جامع مسجد میں جلسہ عام ہوا جس میں مولانا محمد لقمان ناظم جمعیۃ صوبہ نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں قومی اتحاد صرف اسلامی نظام اور انتخابات کرانے کے لیے حکومت سے تعاون کر رہا ہے انہوں نے قومی اتحاد سے علیحدہ ہونے والی جماعتوں سے اپیل کی کہ وہ واپس قومی اتحاد میں شامل ہو کر ملک میں نظام مصطفےٰ کے نفاذ کے لیے متحد ہو جائیں جو کہ تحریک نظام مصطفےٰ

کا اصلی مقصد تھا جلسہ عام سے مولانا قاری حماد اللہ شفیق ناظم جمعیتہ ضلع نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کل بعض لوگ قومی اتحاد کے خلاف غلط پروپیگنڈہ کرنے میں مصروف عمل ہیں۔ وہ صرف مفاد پرستوں کا ٹولہ ہے جو ہر دور اسلامی نظام کے نفاذ کے راستے علیحدہ ہوئے جنہوں نے ہمیشہ سے بنا یہ وطیرا بنا لیا ہے کہ جب بھی قوم کسی اعلیٰ مقاصد کے حصول میں کامیابی سے ہمکنار ہوتی ہے۔ تو یہ لوگ قومی مفاد کو نقصان پہنچانے کے درپے ہو جاتے ہیں اس لیے عوام ایسے خود غرض عناصر سے ہوشیار رہیں جلسہ عام کی صدارت مجاہد ملت مولانا غلام ربانی نے کی۔

بلوشاہ میں تبلیغی جلسہ ہوا جس میں مولانا غلام ربانی مولانا قاری حماد اللہ شفیق مولانا عبدالشکور دین پوری مولانا قاری عبدالسلام نے خطاب کیا

ضروری اعلان

مولانا داؤد منور احمد خان کو ادارہ ترجمان اسلام لاہور کی طرف سے نمائندہ خصوصی مقرر کیا گیا ہے۔ اور ان کو ضلعی شخصیتوں کے انٹرویو۔ "ترجمانِ اسلام" کے بقایا جات کی وصولی اور توسیع اشاعت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔

پریس کانفرنس سے خطاب

۲۶ دسمبر کو جمعیتہ علماء اسلام کے مرکزی سیکرٹری نشر و اشاعت جناب زاہد الراشدی فیصل آباد کے مقامی ہوٹل میں شام چار بجے ایک پریس کانفرنس سے خطاب فرمائیں گے۔

اظہار تشکر

ادارہ ترجمان اسلام جمعیت علماء اسلام سرگودھا کے ان تمام احباب کا جنہوں نے ہمارے سرکولیشن منیجر الطاف حسین سے اشتہارات کے حصول میں تعاون کیا ہے خصوصاً چوہدری محمد صدیق کمیشن ایجنٹ فروٹ مارکیٹ سرگودھا کا شکریہ ادا

بقیہ:۔ شریعت بنچ

قانون جاری ذکر ہے اور اس کو بھی اسلامی نظریاتی کونسل کی طرف منسوب کیا گیا ہے۔ اس سلسلے میں یہ وضاحت ضروری ہے کہ یہ مسودہ قانون کونسل میں محض برائے غور پیش ہوا تھا اور کونسل نے بہت سی شرعی اور عملی پیچیدگیوں کی بنا پر اسے مسترد کر دیا تھا اعلان میں اس مسودے کا ذکر کسی شدید غلط فہمی کی بنا پر ہوا ہے اور اس کا نفاذ بہت سے فتنوں کا موجب ہے لہٰذا اس کو روک دینا ضروری ہے۔

(۷) ہاؤس بلڈنگ فنانس کارپوریشن اور این آئی ٹی سے سود کے خاتمہ کا اعلان بھی خوش آئند حوصلہ افزا اور اسلامی نظم معیشت کی طرف ایک قابل لحاظ پیش رفت ہے اس سے نہ صرف لوگوں کو سود کی آمیزش کے بغیر مکان بنانے کے لئے رقم مل سکے گی۔ بلکہ این آئی ٹی کے ذریعہ بلا سود سرمایہ کاری کا ایک بہترین راستہ مل جائے گا۔ اسلامی نظریاتی کونسل اور اس کے ماہرین معاشیات کے پینل نے ان دونوں اداروں اور آئی سی پی کو غیر سودی بنیادوں پر قائم کرنے کے لئے اپنی سفارشات طریق کار کی تفصیل کے ساتھ پیش کر دی ہیں اور امید ہے کہ حکومت کو اس کی مزید عملی تفصیلات طے کرنے کے لئے زیادہ عرصہ درکار نہیں ہوگا۔ اس لئے ان اقدامات کو اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کے مطابق زیادہ سے زیادہ ۱۲ تک نافذ ہو جانا چاہیئے۔

صدر پاکستان جنرل ضیاء الحق صاحب کے حالیہ تاریخی اعلان پہ بلاشبہ پوری قوم مبارکباد کی مستحق ہے۔ لیکن مذکورہ سات قابل اصلاح امور حکومت کی فوری توجہ کے طالب ہیں اور ان کے بغیر اس اعلان کے حقیقی فوائد و ثمرات حاصل نہیں ہو سکیں گے۔ موجودہ حکومت نے اسلامی شریعت کے نفاذ کے لئے اپنے جس عزم کا بار بار اعلان کیا ہے اس کے پیش نظر امید ہے کہ ان امور پر فوری توجہ دی جائے گی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس حکومت کو سلامتِ فکر اور اصابت رائے کے ساتھ اسلامی نظام کی بنیادیں رکھنے کی مزید توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ:۔ وزیر بلدیات کا دورہ

ولی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔

بعد ازاں وفاقی وزیر بلدیات کو دعوت سخن دی گئی۔ آپ نے خطبہ مسنونہ کے بعد فرمایا۔

کہ ہم لوگ اس پر فتن دور میں جس عظیم مقصد کے حصول کے لیے حکومت میں شریک ہوئے ہیں اس کی ابتدا یکم محرم الحرام سے ہو رہی ہے انشاء اللہ اس ملک میں نظام مصطفےٰ کے لیے ہر ممکن کوشش کی جا رہی ہے۔ اس سلسلہ میں علمائے کرام کو اپنا خاص کردار سرانجام دینا ہے یہ درست ہے کہ علماء کو نظر انداز کیا گیا ہے۔ ہم ان کو جائز مقام دلوا کر رہیں گے۔ کیونکہ اسلام ان حضرات کی کوششوں سے محفوظ رہا۔ ورنہ باطل قوتوں نے تو ہر ممکن کوشش کی کہ مسلمانوں سے ان کا جذبہ چھین لیا جائے۔ ہم ملک سے غربت اور بیروزگاری کے خاتمہ کے لیے بھی کوشاں ہیں اور میں اہل لاہور کو اس سلسلہ میں خصوصاً تعاون کے لیے اپیل کرتا ہوں کیونکہ یہ شہر پاکستان کا دل ہے۔ مجھے بلوچستان سے زیادہ پنجاب اور لاہور سے محبت ہے یہی وجہ ہے کہ میں ہر ماہ آپ کے پاس آتا ہوں اس شہر کے علماء۔ اکابر۔ صحافی۔ قانون دان خاص مقام رکھتے ہیں لہٰذا آپ حضرات آگے بڑھ کر حکومت سے تعاون کریں۔ اور انشاء اللہ ہم بھی آپ کی ہر ممکن مدد کریں گے۔ میرے دروازے تو ہر وقت کھلے رہتے ہیں۔ ہم آپ کی تکالیف کے خاتمہ کے لیے سرگرم عمل ہیں اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو صحیح راستہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بعد ازاں وزیر موصوف نے شہریوں کی کثیر تعداد کے ساتھ کھانا تناول فرمایا آپ نے ساڑھے آٹھ بجے کی فلائٹ سے واپس اسلام آباد جانا تھا۔ اس لیے اس پروگرام کے بعد سیدھے ہوائی اڈے پہنچے۔ جمعیتہ علمائے اسلام کے مقامی رہنماؤں اور بلدیہ کے حکام بالا نے آپ کو الوداع کہا۔

ہم پاکستان میں مکمل اسلامی معاشرہ قائم کرنے کیلئے میدان میں آ رہے ہیں

قائد طلباء میاں محمد عارف

صوبہ پنجاب کی جمعیۃ کے انتخابات ۲۸-۲۹ دسمبر کو لاہور میں منعقد ہوں گے۔

پاکستان کی بنیاد لا الٰہ الا اللہ کے نعرہ پر رکھی گئی۔ اور اس کے لئے اسی لاکھ مسلمانوں کو اپنے آبائی گھروں کو چھوڑنا پڑا۔ دس لاکھ مسلمانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ قوم کی ایک لاکھ [illegible] آج بھی ہندوؤں اور سکھوں کے قبضہ میں ہیں۔ اتنی عظیم قربانی کے بعد یہاں ضروری تھا کہ فوری طور پر پاکستان میں اسلامی نظام کو نافذ کر دیا جاتا لیکن ۳۰ سال گذر جانے کے باوجود ہم اس سے محروم ہیں۔ ان خیالات کا اظہار قائد طلباء جناب میاں محمد عارف نے گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ کے عہدیداران کی تقریب حلف وفاداری سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ آپ نے کہا ہم ملک میں مکمل اسلامی معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اسی لئے ہم نے اپنی تنظیم میں مدارسِ عربیہ کے طلباء کو بھی برابر کی جگہ دی ہے۔ آپ نے کہا ہم انشاء اللہ علماء حق کی راہنمائی میں جلد اپنے مقصد کو حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ یہ تقریب دفتر جمعیۃ طلباءِ اسلام شکر گڑھ میں زیر صدارت جناب محمد اعظم خاں صدر جمعیۃ طلباء اسلام شکر گڑھ منعقد ہوئی۔ اس تقریب سے قائد طلباء کے علاوہ جمعیۃ طلباء اسلام کے مرکزی نائب صدر جناب ندیم اقبال اعوان نے بھی مفصّل خطاب فرماتے ہوئے نہایت مدلّل انداز میں جمعیۃ کے اغراض ومقاصد پر روشنی ڈالی۔ اس تقریب کی سٹیج سیکرٹری شپ کے فرائض جناب محمد افضل ناظم عمومی جمعیۃ طلباء اسلام ضلع سیالکوٹ نے انجام دیئے بعد ازاں قائد طلباء نے پریس کانفرنس سے بھی خطاب کیا۔ علاوہ ازیں دونوں قائدین نے ایک استقبالیہ میں بھی شرکت کی جس کا اہتمام جمعیۃ کے سرگرم کارکنوں جناب محمد لطیف اللہ اور عبید اللہ نے کیا تھا۔

رستم (ضلع شکارپور)

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام رستم ضلع شکارپور کے کارکنان کا ایک اجلاس زیر صدارت حضرت مولانا عبدالحق صاحب منعقد ہوا۔ اجلاس سے حضرت مولانا عبدالحق صاحب۔ حضرت مولانا دھنی بخش مہر صاحب۔ جناب عبدالحمید ندیم مہر۔ اور ممتاز طالب علم راہنما جناب دین محمد قریشی کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور نے خطاب کیا۔

شکارپور :

گذشتہ روز جمعیۃ طلباء اسلام شکارپور کے کارکنان کا اجلاس جمعیت ہال لکھی در شکارپور میں زیر صدارت حضرت مولانا شفیع محمد مہر منعقد ہوا اجلاس سے جناب عبدالغفور رہبر وہی، حضرت مولانا غلام قادر پنھور۔ حضرت مولانا عبدالرؤف۔ حضرت مولانا اعجاز الحق بلوچ اور طالب علم راہنما جناب دین محمد قریشی کنوینر جمعیۃ طلباء اسلام ضلع شکارپور نے خطاب کیا۔ اجلاس دعائے خیر پر اختتام پذیر ہوا۔

اطلاعاً عرض ہے :

جمعیۃ طلباء اسلام صوبہ سندھ کی تنظیمی کمیٹی کے صدر جناب نذیر احمد پنھوری صاحب سکھر سے واپس شکارپور پہنچ گئے ہیں لہٰذا آئندہ ان سے رابطہ شکارپور کے پتہ پر کیا جائے۔

دودھوچک (ضلع سیالکوٹ)

صدر :- محمد انور شاہد

نائب صدر :- عبدالمجید

ناظم :- احتشام الحق

ناظم عمومی :- محمد طارق

ناظم اطلاعات : محمد یاسین

ناظم مالیات :- محمد وارث

کُل سندھ تحریری مقابلہ :

جمعیۃ طلباء اسلام میرپور خاص کی طرف سے ایک کل سندھ تحریری مقابلہ منعقد ہو رہا ہے اوّل۔ دوئم اور سوئم آنے والے طلباء کو انعامات دیئے جائیں گے۔ مضامین بھیجنے کی آخری تاریخ ۱۵ فروری ۱۹۷۹ء ہے۔ موضوعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ اسلامی نظام تعلیم کیسے ہو؟ یا علامہ اقبال کا فلسفۂ خودی (برائے یونیورسٹیز) صفحات کم از کم پندرہ۔

۲۔ حضرت عثمان کی سخاوت۔ (برائے کالجز)۔ صفحات کم از کم بارہ۔

۳۔ حضور کی سوانح حیات (برائے دینی مدارس و ہائی سکولنز) صفحات پانچ۔

مضامین بھیجنے کا پتہ:۔ دفتر جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان میر پور خاص نزد لال بلڈنگ پیر آباد میر پور خاص۔

عظیم الشان پریس کانفرنس (اوکاڑہ)

گذشتہ روز جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کی کنونینگ کمیٹی کے رکن جناب محمد محسن جاوید راہی نے حمید سویٹ ہاؤس ہسپتال بازار اوکاڑہ میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ اس پریس کانفرنس میں جعفر علی صدر سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ فریدیہ کالج پاکپتن اور نذیر احمد جائنٹ سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین گورنمنٹ فریدیہ ڈگری کالج پاکپتن نے اپنے ساتھیوں سمیت جمعیتہ طلباء اسلام میں شمولیت کا اعلان کیا۔

پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جناب محسن جاوید راہی نے جمعیتہ طلباء اسلام پاکستان کے اغراض و مقاصد پر باتفصیل روشنی ڈالی۔ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے جناب راھی نے مطالبہ کیا کہ فرانسیسی مصنف کی کتاب ”دی محمد“ پر فوری پابندی عائد کی جائے۔ انہوں نے فوری طور پر ملک میں مکمل اسلامی نظام تعلیم رائج کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو اس کے لئے ایک مستقل تعلیمی کمیشن قائم کرنا چاہیئے جس میں علماء کرام کو بھرپور نمائندگی دی جائے۔ پریس کانفرنس میں حافظ محمد اکرام اختر ضلعی کنونیر محمد سرور اور محمد فاروق کنونیر برائے پاکپتن کے علاوہ کثیر تعداد میں طلباء نے شرکت کی۔

صوبائی انتخاب:

جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب کا صوبائی انتخابی کنونشن ۲۸-۲۹ دسمبر بروز جمعرات، جمعہ مدرسہ قاسم العلوم شیرانوالہ گیٹ لاہور میں منعقد ہو گا۔ اس سلسلہ میں ایک تفصیلی سرکلر صوبہ کے صدر مقام کی طرف سے تمام اضلاعی شاخوں کو جاری کر دیا گیا ہے جن اصحاب کو یہ سرکلر وصول نہ ہوا ہو تو وہ فوراً مرکزی دفتر سے رابطہ قائم کریں

منجانب خلیل احمد اعوان کنونیر جمعیتہ طلباء اسلام صوبہ پنجاب۔

حتمی فہرستیں؟ آخری تاریخ ۲۱ دسمبر

جمعیتہ طلباء اسلام پنجاب اضلاع کے تمام کنونیرز۔ صدر اور سیکرٹری صاحبان کو ہدایت کیجاتی ہے کہ اپنے اپنے اضلاع سے صوبائی مجلس عمومی کی فہرستیں ۲۱ دسمبر ۱۹۷۸ء تک مرکزی دفتر بھیج دیں۔ یاد رہے ۲۱۔ دسمبر کے بعد وصول ہونے والی فہرست کو شامل انتخاب نہیں کیا جائے گا۔

منجانب: محمد ادریس ناظم عمومی برائے تنظیمی کمیٹی صوبہ پنجاب۔

تنظیمی دورہ:

جمعیتہ طلباء اسلام کے راہنماؤں شیخ محمد اکبر اور راجہ ظفر اقبال نے ۲۸ نومبر کو ضلع اٹک کا تفصیلی تنظیمی دورہ کیا۔ بعد از نماز ظہر مدرسہ دار الارشاد میں زیر صدارت جناب قاضی راشد الحسینی کنونیر جمعیتہ طلباء اسلام ضلع اٹک ایک اجلاس منعقد ہوا اجلاس میں تنظیمی معاملات پر غور و غوص کیا گیا۔ بعد ازاں دونوں راہنماؤں نے راولپنڈی ضلع کے دورہ کے دوران جناب عتیق عالم کنونیر جمعیتہ طلباء اسلام ضلع راولپنڈی سے تفصیلی گفتگو کی۔

چنیوٹ (انتخاب)

ٹی۔ آئی۔ کالج ربوہ

صدر:۔ محمد اسلم

نائب صدر:۔ محمد فاروق

ناظم عمومی: بشیر احمد شاہد

ناظم:۔ محمد اورنگ زیب بھٹی

ناظم نشر و اشاعت: مرزا محمد اشرف

تحصیل سرنائی (صوبہ بلوچستان)

سرپرست:۔ مولانا غوث الدین صاحب

صدر:۔ شاہ زمان

نائب صدر اوّل:۔ عبدالحئی دنبچی

نائب صدر دوم:۔ عبدالعزیز

ناظم عمومی:۔ گلاب خان

ناظم:۔ اختر محمد

ناظم اطلاعات:۔ روم خان

ناظم مالیات:۔ آدم خان

تحصیل گڑھی خیرو (انتخاب)

سرپرست:۔ حضرت مولانا محمد عبداللہ سندھی

صدر:۔ محمد انور پندرانی

نائب صدر:۔ جان محمد بروہی

ناظم عمومی:۔ عبدالفتاح بروہی

ناظم:۔ عبدالرؤف پندرانی

ناظم اطلاعات: عبدالرحمان

ناظم مالیات: محمد بروہی

شہر گڑھی خیرو (انتخاب)

صدر:۔ جناب حافظ عبدالجبار

نائب صدر:۔ عبداللطیف پندرانی

ناظم عمومی:۔ حافظ محمد موسیٰ

ناظم:۔ محمد یعقوب بروہی

ناظم اطلاعات:۔ عبدالرسول

ناظم مالیات:۔ محمد وارث

جہلم:

گذشتہ روز جمعیتہ طلباء اسلام جہلم شہر و ضلع کا مشترکہ اجلاس زیر صدارت جناب عبدالقدیر صدر جمعیتہ طلباء اسلام شہر جہلم منعقد ہوا۔ جمعیتہ طلباء اسلام جہلم کے ناظم عمومی شاہد احمد شیخ نے تمام حلقوں کے عہدیداران سے تنظیم کی کارگردگی کی رپورٹ لی۔ شیخ محمد اکبر اور راجہ ظفر اقبال نے اپنے راولپنڈی ڈویژن کے دورہ کی تفصیلاً رپورٹ پیش کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے خواجہ اکرام نے تنظیم کی اہمیت پر روشنی ڈالی

تنظیمی دورہ ماموں کانجن

جمعیتہ طلباء اسلام ضلع فیصل آباد کے نائب صدر جناب غلام رسول ناصر نے گذشتہ روز ماموں کانجن کے تنظیمی دورے کے دوران وہاں